بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

بیادگار

پیر طریقت، رہبر شریعت، زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنافی الرسول، امین علم لدنی، قطب جلی، نائب غوث الثقلین منظور نظر داتا گنج بخش، حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی) قدس سرہ العزیز

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دور جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا ستائیسواں سال

بفضل عنایت

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ حاجی **محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم**

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **منیر احمد یوسفی**

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی**

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ **خلیل احمد یوسفی**

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

حسن ترتیب

۱	حمد باری تعالیٰ۔ بطحا کی میں پرنور فضا دیکھ رہا ہوں۔	۲
۲	قطعہ تاریخ وصال۔	۳
۳	اداریہ۔	۴
۴	قطعہ تاریخ بربادی۔	۷
۵	تفسیر یوسفی۔	۸
۶	سوالات و جوابات۔	۱۴
۷	بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری۔	۲۰
۸	زیارت روضہ رسول اکرم ﷺ۔	۲۶
۹	جہاد میں حیات ہے۔	۳۷

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر معاون

صاحبزادہ مفتی **حافظ خلیل احمد یوسفی**

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی
(ایم۔اے ایل۔ایل۔بی)

سرکولیشن کنٹرولرز

شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	300

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

زیر انتظام صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی** صاحبزادہ حافظ مفتی **خلیل احمد یوسفی** صاحبزادہ **محمد ابوبکر صدیق یوسفی زم زم**

پروف ریڈرز مفتی محمد آصف یوسفی، ملک محمد سلیم نواز یوسفی
شیخ محمد عبدالعلیم یوسفی، محمد عامر فقیر، محمد وسیم یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ"
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ سکیم لاہور
042-36880027,0300-4274936

قیمت فی شمارہ 30 روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بنک شاد باغ لاہور

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.facebook.com/seedharastah

حمد باری تعالیٰ

از قلم: محمد شہزاد مجددی

دلِ تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا
تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا

مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطر ہوں
مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا

فساد و شر سے میں فرشِ زمیں کو صاف کر ڈالوں
ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا

مرے قول و عمل سے کوئی دِل زخمی نہ ہو یا رب
سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا

سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسن تکلّم کا
زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

کہوں حق بات میں دربار میں سلطانِ جابر کے
میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا

مرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو
میں اُس پر بھی پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا

تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے
ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا

تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ
میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا

یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے
وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا

تری حمد و ثنا شہزاد کے قلب و زباں پر ہو
میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

بطحا کی میں پرنور فضا دیکھ رہا ہوں

از قلم: پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بطحا کی میں پُر نُور فضا دیکھ رہا ہوں
انوارِ خُدا ° جلوہ نُما دیکھ رہا ہوں

دیتے ہیں جہاں شام و سحر ملائک[۱] سلامی
اُس گنبد خُضریٰ کی ضیاء دیکھ رہا ہوں

شاید کہ صبا لائی مدینے سے ہے شبنم
پھر زخمِ جگر اپنا ہرا دیکھ رہا ہوں

مُرسَل ہُوں ' پیمبر ہوں ' صحابی ہوں ' ولی ہوں
ہر ایک کو اُس دَر پہ جھکا دیکھ رہا ہوں

یہ اُن کے وسیلے[۲] کی عنایت ہے کہ اپنی
اَب بابِ اَجابت پہ دُعا دیکھ رہا ہوں

وَاعِظ کی تو بس میرے جَرائم پر نظر ہے
میں اپنی خطاء اُن کی عَطاء دیکھ رہا ہوں

دربارِ[۳] محمد ☆ کی مُساوات پہ قربان
صَف ایک ہی میں شاہ و گدا دیکھ رہا ہوں

پیغام یہ کیا مجھ کو دیا بادِ سَحَر نے
پھر غنچۂ اُمید کھلا دیکھ رہا ہوں

جَل جائیں یہ کھو جائیں میری آنکھیں بے شک
میں کچھ بھی اگر اُن کے سِوا[۴] دیکھ رہا ہوں

کس طرح لِکھوں نعت کا عنوان میں **یوسف**
میں چاک تخیّل کی قبا دیکھ رہا ہوں!

فیض نگینہ جاری رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

---

۱ جلاء الافہام ابنِ قیم ص ۷۹' مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۵۹' مترجم' دارمی شریف ص ۲۵۔ ۲ ابن ماجہ ص ۱۰۰' حلبی کبیر عربی ص ۴۳۲' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۲۶' ۵۱۹' ۳۱۳' جامع صغیر جلد ۱ ص ۵۹' ابن السنی شریف ص ۱۷۰۔ ° عزّ وجل۔ ۳ النساء: ۶۴ جاءُ کَ ۴ اشارہ شعر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فاذا سکت۔ ☆ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

قطعہ تاریخِ وصال

''صدمہ شیخ القرآن''
۱۴۳۱ھ

''آہ حزنِ فیضِ ملت''
۱۴۳۱ھ

''آہ آہ نیک نام مولانا علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری''
۲۰۱۰ء

چاروں طرف حکومت ہے دوستو قضا کی
جینے کا مٹنے والا ہر ایک اب نشاں ہے

لگتا ہے آ رہی ہے نزدیک اب قیامت
آثار نے یقیں میں بدلا ہر اک گماں ہے

پھیلائے پھن کھڑی ہے ہر موڑ پر جدائی
درپیش آدمی کو مشکل یہ امتحاں ہے

اُٹھا جہاں سے ہائے مفتیٔ دین و ملت
مغموم اس کے غم میں ہر پیر اور جواں ہے

مسند ہوئی ہے خالی اِک رہنمائے دیں کی
نقصاں یہ سُنّیوں کا اِسلام کا زیاں ہے

قحط الرجال کا کم کیا پہلے سامنا تھا
اِس میں یہ اَب اضافہ ناقابل بیاں ہے

روشن چراغ اُس نے علم و عمل کا رکھا
ایوان دیں کا اِس کی خدمت سے ضوفشاں ہے

اس کے کمالِ علمی کا معترف زمانہ
اُس کا فیوض علمی پہنچا یہاں وہاں ہے

اُس کی سعادتیں ہیں حدِ بیاں سے باہر
اُس کی فضیلتوں کا مدّاح اِک جہاں ہے

موضوعِ خاص اس کے شرحِ حدیث و قرآں
تازیست اس نے رکھا جاری یہی بیاں ہے

شارح تھا وہ کلام فاضل بریلوی کا
بخشش کا اُس نے سینچا کیا خوب گلستاں ہے

ہر دلعزیز اس کی ہر اک کتاب ٹھہری
حصے میں اُس کے آیا شہرت کا آسماں ہے

تھی دلپسند سب کو اس کی سہل نویسی
تحریر میں سلاست اس کا رہی نشاں ہے

ہر اک زباں ہے اس کے اوصاف سے مزین
اس کی عقیدتوں کی ہر لب پہ داستاں ہے

ہوتے رہیں گے جس کی خوشبو سے دِل معطر
وہ خوش عقیدگی کا اِک ایسا ارمغاں ہے

فیضانِ فیض احمد جاری رہے ہمیشہ
یا ربّ دُعا یہ میری ہر دِل کی ترجماں ہے

مہجور سالِ وصل شیخ حدیث و قرآں
''مفتیٔ فیض احمد زبدۂ بوستاں'' ہے
۲۰۱۰ء

سیّد عارف محمود مہجور رضوی (گجرات)

اداریہ

ملعون پادری کی شرانگیز جسارت

امریکہ کی ریاست فلوریڈا میں ایک گرجا گھر کے ایک فاتر العقل ملعون عیسائی پادری ٹیری جونز نے 9/11 کے واقعہ کا قرآنِ مجید اور شریعت اِسلامیہ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے 11 ستمبر 2010ء کو احتجاج کے طور پر آگ کے ایک بہت بڑے الاؤ میں قرآنِ حکیم کی سینکڑوں کاپیاں نذرِ آتش کرنے کا احمقانہ اعلان کرنے کی ذلیل ترین حرکت کی۔ جس سے پورے عالم اِسلام میں غم وغصہ پیدا ہوگیا اور تمام دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج ہوکر مطالبہ کررہے ہیں کہ اِس ملعون دریدہ دہن پادری کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ہم اہل ایمان کا قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے خلاف غم وغصہ کا اظہار ایمان کا حصہ ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل کردہ قرآنِ پاک مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کی بنیاد ہے۔ لہٰذا اِس کے خلاف کوئی بھی مذموم حرکت براہِ راست مسلمانوں کے مذہب' اِیمان اور عقیدے پر حملہ ہے۔

واضح ہو کہ عالم کفر ایک عرصہ سے دانستہ طور پر کسی نہ کسی حیلے بہانے سے مسلم اُمّہ کو مشتعل کرنے کے لئے اِسلام اور شعائرِ اِسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی مذموم حرکت کرتا چلا آرہا ہے۔ کبھی مساجد کی بے حرمتی کی جاتی ہے' کبھی حجاب پر پابندی عائد کی جاتی ہے' کبھی اذان پر پابندی لگائی جاتی ہے' کبھی خانہ کعبہ پر حملہ کا منصوبہ بنایا جاتا ہے' کبھی قرآنِ پاک کو قیدیوں کے پاؤں سے باندھ کر بے حرمتی کی جاتی ہے' کبھی حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کئے رہے ہیں اور اب باقاعدہ ''قرآن جلاؤ ڈے'' منانے کا اعلان کیا گیا۔ یہ سب کچھ کسی فردِ واحد کا کام نہیں بلکہ اِن تمام مذموم حرکات کے پیچھے یہود ونصاریٰ کے ''تھنک ٹینک'' کی منصوبہ بندی کارفرما ہے۔ اِسی منصوبہ بندی کے تحت مغربی ذرائع ابلاغ اِن تمام شرانگیز عوامل کو ''آزادی اِظہار رائے'' کی چھتری سے تحفظ اور جواز مہیا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوجاتے ہیں۔ لیکن اِس نام نہاد آزادی اِظہار رائے کا تعلق صرف اِسلام کے خلاف دشنام طرازی اور طرزِ عمل کی حد تک ہے۔ کیونکہ یہودیوں کے متعلق ''ہولوکاسٹ'' کی حقیقت بیان کرنے کی اجازت نہیں کہ اِس سے ایک مخصوص گروہ یعنی یہودیوں کی دِل آزاری ہوتی ہے۔ لہٰذا اِس پر پابندی آزادی اِظہار رائے کے خلاف نہیں۔ گویا کہ اِسلام' پیغمبر اِسلام اور قرآنِ پاک کے خلاف دریدہ دہنی سے کسی کی دِل آزاری نہیں ہوتی۔ مغرب کی اِسی دوغلی اور متعصب پالیسی نے تمام دنیا بالخصوص عالم اِسلام کا اَمن وسکون غارت کررکھا ہے۔

عالم کفر کی اِسلام دشمنی کا یہ واضح ثبوت ہے کہ اِس نے ملعون سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے گستاخانِ رسول ﷺ کو باقاعدہ اپنی پناہ اور حفاظت میں محض اِس لئے رکھا ہوا ہے کہ ایک تو اِن مرتدین نے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی شان میں گستاخانہ کتب شائع کی ہیں دوسرا وہ اِن سے اِسلام کے خلاف جو چاہیں کہلوا سکتے ہیں۔ لہٰذا اہل اِسلام کے پُرزور اِصرار کے باوجود اِن کو مسلمانوں کے حوالے نہیں کیا جارہا۔ جبکہ دوسری طرف مغربی طاقتوں نے اُسامہ بن لادن کی تلاش میں افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے اور اَب پاکستان میں دہشتگردانہ کارروائیاں کررہی ہیں۔ اہلِ اِیمان کو یہود ونصاریٰ کی اِس متعصب اور فرعونی ذہنیت کا بغور جائزہ لینا چاہئے۔

ملعون پادری نے قرآنِ پاک کو جلانے کا اِعلان کرکے نہ صرف اِسلام بلکہ عیسائیت' یہودیت اور نصرانیت کی بھی توہین کی ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں گذشتہ تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام اور تمام آسمانی کتابوں زبور' تورات اور انجیل کا ذکر موجود ہے۔ اِن تمام کتابوں کو ماننا اور تمام گذشتہ انبیائے کرام علیہم السلام کا احترام مسلمانوں کے اِیمان کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے آج تک مسلمانوں نے نہ تو کسی پیغمبر علیہ السلام کے خلاف اور نہ ہی کسی مذہب کی مقدس کتاب کے خلاف کوئی نازیبا بات کہی ہے۔ اِس کے باوجود اگر یہود ونصاریٰ کا طرزِ

عمل قرآنِ حکیم اور دینِ اسلام کے خلاف ہے تو اِس کی پھر اس کے سوا کوئی دوسری وجہ نظر نہیں آتی کہ چونکہ یہود و نصاریٰ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور انبیائے کرام علیہم السّلام سے سرکشی کرتے ہوئے اپنی اِلہامی کتابوں میں اِس قدر تحریف کر لی ہے کہ اَب اُن کی اصل حیثیت بالکل ختم ہوگئی ہے۔ اب اِن کو اپنی کتابوں سے کوئی روشنی نظر نہیں آتی۔ جبکہ دوسری طرف قرآنِ پاک اور اِسلام کی حقانیت واضح اور روشنی دن بدن پھیلتی جا رہی ہے۔ لیکن وہ ابوجہل کی طرح جانتے ہوئے بھی قرآنِ پاک کی روشنی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اِسلام دشمنی، مذہبی تعصب اور تنگ نظری میں اِس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ قرآنِ پاک کو جلا کر اپنے خبثِ باطن کو مطمئن کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ اُن کو شاید یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ قرآنِ حکیم محض کاغذ کی ایک کتاب نہیں جس کو جلا کر تم خوش ہوتے ہو اگر ایسا ہوتا تو کتنی بار تم یہ مکروہ حرکت کر چکے ہو۔ قرآنِ مجید تو ایک ایسی مقدس اور عظیم کتاب ہے۔ جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ٥ ''ہم نے قرآنِ (پاک) اُتارا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔ اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید کی صورت میں مجھے ایسا معجزہ عطا فرمایا ہے کہ ساری دُنیا کا پانی اُسے نہ دھو سکے گا۔ ہاں، ہاں جب دھو نہ سکے گا تو جلا بھی نہ سکے گا''۔ اِسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ آج اِس عظیم کتاب کے نہ صرف کروڑوں نسخے دنیا کی ہر زبان میں ترجمہ شدہ موجود ہیں بلکہ کروڑوں اہلِ ایمان کے سینوں میں بھی محفوظ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل شدہ ہے لہٰذا یہ اپنی رشد و ہدایت، روشنی اور پوری حقانیت کے ساتھ تا قیامت موجود رہے گی۔ ایک ملعون پادری تو کیا دُنیا کی کوئی طاقت بھی اِس کو نہیں جلا سکتی۔

اِس وقت عالمِ اِسلام اور عالمِ کفر کے حالات اِس بات کے غماز ہیں کہ درحقیقت حق و باطل کی جنگ جاری ہے۔ جس کا اِظہار سابق امریکی صدر جارج بش نے 9/11 کے نام نہاد واقعہ پر اِسلام کے خلاف صلیبی جنگ کا نام لے کر کیا تھا۔ باطل تو سرگرمِ عمل ہے جبکہ حق خاموش ہے۔ اِس کے باوجود اب عیسائی دہشت گرد اور متعصب ملعون پادری نے قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے پروگرام کا اعلان کر کے پوری دنیا کو آگ اور خون میں جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن امنِ عالم کی ٹھیکیدار امریکی حکومت نے اِس دہشت گرد ملعون کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اگرچہ امریکی وزیرِ خارجہ اور کابل میں امریکی ناظم الامور نے اِس واقعہ کو شرمناک اِقدام قرار دیتے ہوئے اِس کی بھرپور مذمت کی ہے۔ لیکن اُنہوں نے ایسا اِسلام اور قرآن کی حرمت اور تقدس کے پیشِ نظر نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے افغانستان میں امریکی فوجوں کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس کے اِس بیان کے پیشِ نظر کیا جس میں اُس نے کہا کہ ''ٹیری جونز کے اِس فعل سے بیرون ملک امریکی فوجیوں کی سلامتی پر اِنتہائی خطرناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جبکہ افغانستان میں جاری کارروائی بھی بری طرح متاثر ہو سکتی ہے''۔ اگر امریکی حکومت واقعی ملعون پادری کے اِعلان کو مسلمانانِ عالم کی دل آزاری اور دو مذاہب کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے اور خونی تصادم کی راہ ہموار کرنے کا جرم سمجھتی ہے تو اِس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتی۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ جس سے اِس تاثر کو تقویت ملتی ہے کہ یہ سب کچھ ملی بھگت سے ہو رہا ہے جس کی ہم پُرزور مذمت کرتے ہیں اور اُس ملعون کی مرمت کا اِنتظار ہے۔ تاہم یہ بات خوش آئند ہے کہ فلوریڈا میں اِسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت کے پیروکاروں نے ملعون کے اِس اعلان کے خلاف ایک اجتماع میں اِس کی بھرپور مذمت کی۔

ملعون پادری کے شر انگیز اِعلان پر اقوامِ متحدہ کے جنرل سیکرٹری، امریکی وزیرِ خارجہ اور جرمنی کی چانسلر نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے لیکن حیرت ہے کہ سادات گھرانے سے تعلق رکھنے والے وزیرِاعظم اور وزیرِ خارجہ کو اِس کے خلاف حرفِ احتجاج زبان پر لانے کی توفیق نہیں ہوئی حالانکہ حالات کا تقاضا ہے کہ اِس مسئلہ کو اقوامِ متحدہ اور اِسلامی ممالک کی تنظیم او۔ آئی۔ سی میں اُٹھایا جائے۔ اور عالمِ کفر

کے مکروہ عزائم کا اِدراک کرتے ہوئے کوئی متفقہ حکمت عملی اختیار کی جائے۔ آج حرمتِ قرآنِ کریم میں جہاں مسلمانانِ عالم سراپا احتجاج ہیں تو مسلم حکمرانوں کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ملعون پادری کے سرپرستوں کو باور کرانا چاہئے کہ ایسے اقدامات سے اِنسانیت کے درمیان امن وامان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے قلوب واذہان میں حرمتِ قرآنِ کریم اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قدر ومنزلت اور محبت اُجاگر فرمائے۔ آمین!

دخترِ پاکستان کو جرم بے گناہی کی سزا

اِنسانی حقوق بالخصوص خواتین کے حقوق کے نام نہاد علمبردار امریکہ کی ایک وفاقی عدالت کے جج نے دخترِ پاکستان ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو مختلف قسم کے بے بنیاد سات الزامات پر مجموعی طور پر 86 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ اور کہا کہ ان سزاؤں پر یکے بعد دیگرے عملدرآمد ہوگا۔ عدالت کے اِس غیر منصفانہ فیصلے سے جہاں امریکہ کے انسانی حقوق کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے وہاں پاکستانی حکمرانوں کی منافقانہ پالیسی بھی بے نقاب ہوگئی ہے کہ انہوں نے نہ صرف حکومتی سطح پر ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے سنجیدہ کوشش نہیں بلکہ موصوفہ کے لواحقین کو جھوٹی طفل تسلیوں اور دھمکیوں کے ذریعے لب کشائی سے بھی روکے رکھا۔ اور ستم بالائے ستم کہ امریکہ میں پاکستانی سفیر نے ازخود عدالت میں تحریری مراسلہ بھیجا جس میں درج ہے کہ ''حکومت پاکستان نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے خلاف کیس میں دہشت گردی کا جرم بھی شامل کرنے کا کہا ہے''۔ عدالت نے اِس مراسلہ کو عدالتی کارروائی کا حصہ بنا کر 86 سال قید کی سزا سناتے ہوئے مدِ نظر رکھا۔ اِس صورت کے پیشِ نظر غیروں سے کیا گلا شکوہ۔

آہ! کہاں حجاز بن یوسف جس نے ایک مسلمان لڑکی کی پکار پر سومنات کے مندر کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی اور کہاں ہمارے بے غیرت حکمران جنہوں نے ازخود ایک مسلمان بیٹی کو غیروں کے حوالے کرکے اُن کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا۔

واضح ہو کہ مارچ 2003ء کو ڈاکٹر عافیہ صدیقی اپنے بچوں کے ہمراہ کراچی میں اپنے گھر سے اسلام آباد جانے کے لئے ٹیکسی میں سوار ہوکر کراچی ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو وہ ایئرپورٹ نہ پہنچ سکی بلکہ راستہ ہی میں اغوا ہوکر نہ جانے کہاں کہاں سے ہوتی ہوئی افغانستان میں بگرام کے مقام پر امریکی ایئربیس پر قائم عقوبت خانہ میں پہنچ گئی۔ کراچی میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی والدہ کی طرف سے گمشدگی کی رپورٹ پر انتظامیہ نے کوئی خاطر خواہ توجہ نہ دی۔ بالآخر ایک امریکی میڈیا کے چینل NBE نے ڈاکٹر عافیہ کی القاعدہ سے تعلق کی بنا پر پاکستان سے گرفتاری کی خبر نشر کردی۔ مگر صد حیف کہ اُس وقت حکومت اور خفیہ ایجنسیوں نے اِس خبر سے نہ صرف لاعلمی کا اِظہار کیا بلکہ اِس خبر کی تردید کردی۔ اور ساتھ ہی ساتھ عافیہ صدیقی کی والدہ کو اس بارے زبان بند رکھنے کی تلقین بھی کردی۔

ڈاکٹر عافیہ کو حراست میں لئے جانے کے بعد ابتداً اس پر القاعدہ سے تعلق رکھنے کی فردِ جرم عائد کی گئی مگر جب یہ فردِ جرم ثابت نہ ہوسکی تو عدالت نے ازخود بگرام جیل میں امریکی فوجیوں پر گولی چلانے کی فردِ جرم عائد کردی۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر دورانِ حراست / تفتیش اِس قدر تشدد کیا گیا اور اذیت پہنچائی گئی کہ وہ اپنے حواس برقرار نہ رکھ سکی۔ اُس کو بچوں کے نام پر بلیک میل بھی کیا جاتا رہا۔ عدالتی کارروائی سے پہلے سرکاری ماہر نفسیات سے ڈاکٹر عافیہ کا معائنہ کرایا گیا جس نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ''شدید ڈیپریشن اور ذہنی عدم توازن کی وجہ سے ڈاکٹر عافیہ اس قابل نہیں کہ اِس پر مقدمہ چلایا جائے''۔ لیکن اِس کے باوجود عدالت نے اِس کے خلاف اپنی کارروائی جاری رکھی اور بالآخر ایک طے شدہ پروگرام کے تحت ایک من گھڑت اور بے بنیاد کیس میں موت سے بھی زیادہ سخت سزا سنادی۔ اِن بے بنیاد مفروضوں پر مبنی کیس کی دورانِ سماعت عدالت خود یہ ریمارکس دے چکی ہے کہ

''ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے جو جرم کیا وہ کسی منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا۔'' تو قابل غور امر ہے کہ اگر جرم کے پیچھے کوئی منصوبہ یا Motive نظر نہیں آیا تو پھر 86 سال کی غیر انسانی اور غیر قانونی سزا کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔ اور اگر عدالت کا موقف تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی جرم سے بڑھ کر سزا کا کوئی جواز نہیں۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کیس میں جہاں بے شمار جھول اور شبہات نظر آتے ہیں وہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر عدالت نے ماہر نفسیات کی رپورٹ کو نظر انداز کر کے ڈاکٹر عافیہ کو عدالتی کارروائی کے لئے تندرست سمجھتے ہوئے فیصلہ سنایا ہے تو پھر ڈاکٹر عافیہ کو ذہنی طور پر بیمار خواتین کی جیل میں سزا کاٹنے کے لئے کیوں پابند کیا؟

اِس ساری صورت حال کا بنظر غائر جائزہ لیں تو اس تصور کو تقویت ملتی ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے حقیقتاً کوئی جرم نہیں کیا۔ اس کو محض مسلمان ہونے کے ناطے نشانہ بنایا گیا ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہماری حکومت نے ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے نہ صرف از خود کوئی کوشش نہیں کی بلکہ اخباری اطلاعات کے مطابق دورانِ سماعت امریکی حکام کی طرف سے حکومت پاکستان کو یہ پیغام بھجوایا گیا تھا کہ وہ اپنی جانب سے تحریری طور پر ڈاکٹر عافیہ کی صفائی پیش کر دیں کہ وہ بے گناہ ہے تو اِس کی سزا کی نوبت نہیں آئے گی۔ لیکن ہمارے حکمرانوں نے اس معاملے میں دو سطور بھی لکھ کر امریکی حکام کو بھجوانے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ حالانکہ اُس وقت عدالت اِس تاثر میں تھی کہ ''عافیہ صدیقی کا جرم کسی منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا''۔ حیران کن بات ہے کہ اِس غیر انسانی اور غیر قانونی سزا کے خلاف تا حال ایوانِ اقتدار کی طرف سے کوئی مذمت یا احتجاج نہیں سامنے آیا۔

اِس صورت حال کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہمارے حکمران اپنے ذاتی مفادات کی بجائے ملکی اور عالم اسلام کے مفادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نہ صرف امریکہ سے بھرپور احتجاج کریں بلکہ تمام اُمت مسلمہ کو متحرک کر کے امریکی حکومت پر اتنا سفارتی دباؤ ڈالیں کہ وہ دخترِ پاکستان کو سنائی گئی ظالمانہ سزا ختم کر کے اِس کو باعزت رہا کرے۔ بصورت دیگر تمام اِسلامی ممالک امریکہ سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کریں۔

قطعہ تاریخِ بربادی

''وائے سببِ مذلت بلائے ناگہانی''

1431ھ

(۱)
ہر شخص ہے مضطر تو ہر اک فرد پریشاں
کیوں نہ کرے کشتِ دل و جان کو ویراں

(۲)
تلپٹ کیا ہے اس نے حالاتِ زندگی کو
مہجور ''بے کسی'' سے کہیے سنِ تباہی

(۳)
ہر روز ہمیں نت نئے صدمات نے مارا
مہجور ہے ''چپ چاپ'' سے یہ سالِ مصیبت

''بحرِ مصائب سیلاب پُر عذاب''

1431ھ

کرما ہمیں نَم دیدہ ہے سیلاب کا منظر
مہجور ''خزاں دیدہ ہے سیلاب کا منظر''

2010ء

غارت گرِ معاش ہے سیلاب کا منظر
دلدوز و دلخراش ''ہے سیلاب کا منظر''

+102 = 1431ھ

اِک عمر سے ہے گردشِ حالات نے مارا
ہم کو تو ''قیامت سی ہے آفات نے مارا''

+11 = 1431ھ

از اثر خامہ سیّد عارف محمود مہجور رضوی (گجرات)

SEEDHARASTAH.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر یوسفی

از قلم: پیر طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَااقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَ تْھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْھُمْ مَّنْ کَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ o (البقرۃ:۲۵۱ تا ۲۵۳)

"یہ رسول (علیہم السلام) ہیں کہ ہم نے اِن میں ایک کو دوسرے پر افضل فرمایا ہے۔ اِن میں سے کسی سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں میں بلند فرمایا اور ہم نے مریم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاکیزہ روح سے اُس کی مدد فرمائی اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) چاہتا تو اُن کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اِس کے کہ اِن کے پاس کھلی نشانیاں آ چکیں اور لیکن وہ مختلف ہو گئے اُن میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا اور اللہ (عزوجل) چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) جو چاہے کرے"۔

تِلْکَ سے مرسلین علیہم السلام کی جماعت کی طرف اشارہ ہے۔

فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ "ہم نے ایک کو دوسرے پر افضل فرمایا"۔ [1]

اَلْفَضْلُ ھُوَ زِیَادَۃُ اَحَدِ الشَّیْئَیْنِ عَلٰی اٰخَرَ فِیْ وَصْفٍ مُّشْتَرَکٍ بَیْنَھُمَا وَفِی الْعُرْفِ وَالْاِصْلَاحِ یُخْتَصُّ ذٰلِکَ یُوْصَفُ الْکَمَالُ وَھُوَ مَا یَقْتَضِیْ مَدْحًا فِی الدُّنْیَا وَثَوَابًا فِی الْاٰخِرَۃِ فَاِنْ کَانَ یَخْتَصُّ ذٰلِکَ یُوْصَفُ کَمَالَ وَالْاٰخَرُ لِوَصْفِ کَمَالٍ اٰخَرَ فَلِکُلٍّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا فَضْلٌ جُزْئِیٌّ عَلَی الْاٰخَرِ فِیْ مُطْلَقِ الْکَمَالِ اَعْنِیْ فِی اسْتِحْقَاقِ الْمَدْحِ وَالثَّوَابِ وَالْفَضْلِ الْکُلِّیِّ لِمَنْ لَّہٗ زِیَادَۃُ الثَّوَابِ وَمَزِیْدُ الْقُرْبِ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالٰی فَالرُّسُلُ وَالْاَنْبِیَآءُ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ شُرَکَآءُ فِیْ دَرَجَۃِ الرِّسَالَۃِ اَوِ النُّبُوَّۃِ وَمُوْجِبَاتِ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ وَفِیْمَا بَیْنَھُمْ تَفَاضُلٌ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِنَاءً عَلٰی کَثْرَۃِ الثَّوَابِ وَمَزِیْدُ الْقُرْبِ لَا یَعْلَمُہٗ کَمَا ھُوَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدْ یُدْرِکُ بَعْضَ ذٰلِکَ بِتَعْلِیْمِہٖ تَعَالٰی [2]

"فضل کا معنی ہے کسی صفت میں زیادتی یعنی وصف مشترک میں ایک چیز کا دوسری چیز سے بڑھ جانا لیکن عرف اور اصطلاح میں فضل ایسے کمال کی زیادتی کو کہتے ہیں جس پر دنیا میں ستائش اور آخرت میں ثواب مرتب ہو۔ اب اگر ایک میں مخصوص طور پر ایک کمال ہو اور دوسرے میں خصوصیت کے ساتھ دوسرا کمال تو فی الجملہ ہر ایک کو دوسرے پر برتری حاصل ہو جاتی ہے یعنی (جدا جدا) دنیوی ستائش

[1] "تمام انبیاء کرام علیہم السلام منصب نبوت میں برابر ہیں"۔ [2] مظہری جلد ۱ ص ۳۵۳۔

اور اُخروی ثواب کا استحقاق دونوں کو حاصل ہوتا ہے لیکن پوری پوری فضیلت اُسی کو حاصل ہوتی ہے جس کو ثواب اور قربِ الٰہی زیادہ حاصل ہو۔تمام انبیاء کرام اور پیغمبر (علیہم السلام) اگرچہ وصفِ رسالت و نبوت میں شریک ہیں اور سب کو اجر و ثواب کا اِستحقاق ہے لیکن کثرتِ ثواب اور مراتبِ قرب میں اُن کے آپس میں اِتنا فرق ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے سوا کوئی بھی اِس سے واقف نہیں۔ہاں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے بتانے سے اِس کا علم ہوسکتا ہے''۔

مِنۡهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ''اُن میں سے کسی سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے کلام فرمایا''۔

كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى وَاَرْسَلَ مُحَمَّدًا اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً ۳؎

''حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور حضرت محمد ﷺ کو تمام اِنسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا''۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل:۵۵) ''اور البتہ تحقیق ہم نے بعض انبیاء (کرام علیہم السلام) کو بعض پر برتری عطا فرمائی اور داؤد (علیہ السلام) کو ہم نے زبور عطا فرمائی''۔

بعض نبیوں کی بعض پر فضیلت اور تمام پیغمبروں پر نبی ﷺ کی فضیلت اور اشرفیت مسلمہ اور اہل سُنّت کا متفقہ عقیدہ ہے جو نصوصِ کتاب وسُنّت سے ثابت ہے۔

قَالَ اَهْلُ التَّفْسِيْرِ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۴؎ ''اہل تفسیر کہتے ہیں اِس سے مراد حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام ہیں''۔کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہی فرمایا ہے۔فَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ

بعض لوگ کہتے ہیں اَنَّهٗ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَلَّمَهُ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَى الطُّوْرِ وَ مُحَمَّدًا اللَّيْلَةَ الْمِعْرَاجِ حِيْنَ كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى وَشَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا ۵؎

''کہ آیتِ مبارک مذکورہ میں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے کوہِ طور پر کلام فرمایا اور حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء سے شبِ معراج میں کلام فرمایا۔جبکہ بقدر دو کمانوں کے یا اِس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔اُس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب بندے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔اِن دونوں حالتوں اور کلاموں میں عظیم الشان فرق ہے۔''

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ''اور کوئی وہ ہے جسے سب درجوں میں درجوں بلند فرمایا''۔یعنی بعض کو بعض پر یا بعض کو باقی تمام پر بہت درجے اُونچا فرما دیا۔بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو بعض پر بمراتب بلندی تو بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہوئی تھی۔رسولوں علیہم السلام کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی گئی تھی پھر اولوالعزم رسولوں علیہم السلام کو دوسرے رسولوں علیہم السلام پر بھی بہت رفعت حاصل تھی۔لیکن تمام رسولوں علیہم السلام کو اور انبیاء کرام علیہم السلام پر برتری صرف اور صرف امام الانبیاء حبیبِ کبریا فخرِ موجودات دانائے سُبل ختم الرسل حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہوئی تھی۔اِس قول کا ثبوت اَحادیثِ مبارکہ سے ہوتا ہے اور اسی پر اجماعِ اُمت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ

۳؎ در منثور جلد ۲ ص ۳' طبری جلد ۲ ص ۳' فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۴۱۔ ۴؎ مظہری جلد ۱ ص ۳۵۳۔ ۵؎ مظہری جلد ۱ ص ۳۵۳۔

اَلْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ [۶] ''قیامت کے دن میں بنی آدم کا سردار ہوں گا (میرا یہ کلام بطورِ) فخر نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا (میرا یہ کلام بطورِ) فخر نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور اُس کے علاوہ دوسرے میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں ہی وہ پہلا ہوں گا جس کے لئے زمین کھلے گی اور میں فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلا سفارشی ہوں گا اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی میرا یہ کلام بطور فخر نہیں ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور اُن کے قریب ہوئے، اُن کو ذِکر کرتے سنا۔ بعض نے کہا: اِنَّ اللّٰـهَ اتَّـخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلِـمَةُ اللّٰهِ تَكْلِيْمًا وَ قَالَ آخَرُ عِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَـذٰلِكَ اِلَّا وَاَنَـا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهٗ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَـا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْ وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ [۷]

''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا، دوسرے نے کہا حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ تھے۔ چوتھے بولے حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صفی اللہ بنایا تھا۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تمہاری تعجب انگیز باتیں سنیں تم کہہ رہے تھے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے۔ بے شک وہ ایسے ہی تھے اور حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کلیم اللہ تھے، واقعی وہ ایسے ہی تھے۔ اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ تھے۔ حقیقت میں وہ ایسے ہی تھے اور حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ تھے، وہ اِسی طرح تھے۔ لیکن میں حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم) ہوں اور میرا یہ کلام بطورِ فخر نہیں۔ میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اُس کے نیچے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے سوا پوری کائنات ہوگی اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور میں بطورِ فخر بات نہیں فرماتا۔ میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر ہلاؤں گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) میرے لئے جنت کو کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اُس وقت میرے ساتھ فقراء ایمان والے بھی ہوں گے اور یہ بات میں بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں تمام اوّلین اور آخرین سے زیادہ معزز ہوں اور میں یہ بات فخریہ طور پر نہیں فرماتا''۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا كَـانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [۸] ''جب قیامت کا دن ہوگا تو میں انبیاء کرام علیہم السلام کا اِمام وخطیب اور اُن کی طرف سے سفارشی ہوں گا اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا''۔

---

۶ مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۶۵۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۰۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۶۱، مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۴۰۔ ۷ ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۶۲، مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۴۲، مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴۔ ۸ ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۰، مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۶۵، مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۴۵۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ ۹

''میں مرسلین (علیہم السلام) کا قائد ہوں اور یہ کلام بطورِ فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور یہ بات بھی بطور فخر نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بات بھی فخریہ نہیں کہتا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ ۱۰

''(قیامت کے دن) سب سے پہلے زمین میرے لئے کھلے گی اور میں باہر آؤں گا اور مجھے جنت کی خلعت پہنائی جائے گی پھر میں عرش کے دائیں جانب اُس مقام پر کھڑا کیا جاؤں گا جہاں میرے سوا مخلوق میں سے کوئی کھڑا نہیں کیا جائے گا''۔

حضرت امام محی السنۃ بغوی علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مَا اُوْتِیَ نَبِیٌّ اٰیَةً اِلَّا اُوْتِیَ نَبِیُّنَا ﷺ مِثْلَ تِلْکَ الْاٰیَةِ وَفُضِّلَ عَلٰی غَیْرِهٖ بِاٰیَاتٍ مِّثْلَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بِاِشَارَتِهٖ وَحُنَیْنِ الْجِذْعِ عَلٰی مُفَارَقَتِهٖ وَ تَسْلِیْمِ الْحَجَرِ وَالْشَّجَرِ عَلَیْهِ وَکَلَامِ الْبَهَآئِمِ وَالشَّهَادَةِ بِرِسَالَتِهٖ وَنَبْعِ الْمَآءِ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَاَظْهَرُهَا الْقُرْاٰنُ الَّذِیْ عَجَزَ اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ عَنِ الْاِتْیَانِ بِمِثْلِهٖ ثُمَّ رَوٰی بِسَنَدِهٖ ۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا اٰمَنَ عَلٰی مِثْلِهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ ۱۲

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اُن جیسے تمام معجزات عطا فرمائے گئے تھے جو دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو الگ الگ دیئے گئے تھے اور اِس مجموعہ معجزات کے علاوہ بھی آپ ﷺ کو معجزات عطا فرمائے گئے تھے جیسے انگلی (مبارک) کے (مقدس) اِشارے سے چاند شق ہونا' آپ ﷺ کے جدا ہونے سے اُستن حنانہ کا رونا' پتھروں اور درختوں کا آپ ﷺ کو سلام کرنا' چوپایوں کا کلام کرنا اور آپ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا' آپ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان سے پانی کے فوارے کا پھوٹنا۔ اِن کے علاوہ بے شمار معجزات تھے جن میں سب سے نمایاں قرآنِ مجید ہے جس کی مثل پیش کرنے سے آسمان وزمین کے باشندے عاجز ہیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی ایسا معجزہ دیا گیا جو دوسرے اِنسانوں کی قدرت سے خارج تھا اور مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا کلام ہے جو میرے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجا گیا پس مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہوگی''۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ

---

۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۶۴' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۴۵' دارمی حدیث نمبر ۴۹۔ ۱۰ ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۱' مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۶۶' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۴۶۔ ۱۱ مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴۔ ۱۲ بخاری جلد ۲ ص ۷۴۴' مسلم جلد ۱ ص ۸۶' مظہری جلد ۱ ص ۳۵۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۴' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۴۱' ۳۹۱'۴۵۱' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۵' مشکوٰۃ ص ۵۱۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۹۱۲' ۳۲۱۱۲۔

قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً [۱۳]

''مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائی گئیں (۱) ایک ماہ کی مسافت تک میرا رُعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی' (۲) زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک فرما دیا گیا لہٰذا میری اُمت میں سے جس کسی کو (جہاں) نماز کا وقت آ جائے وہ (وہیں) نماز پڑھ لے' (۳) میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا مجھ سے پہلے کسی نبی (علیہ السلام) پر مالِ غنیمت حلال نہیں کیا گیا' (۴) اور مجھے شفاعت کا حق عطا فرمایا گیا' (۵) اور ہر نبی (علیہ السلام) کو صرف اُس کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا جاتا رہا مگر مجھے سب لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُوْتِیْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ [۱۴] ''مجھے چھ اُمور میں انبیاء کرام (علیہم السلام) پر برتری عطا فرمائی گئی ہے (۱) مجھے جامع کلامی سے نوازا گیا ہے۔ (یعنی ایسے الفاظ جو باوجود مختصر ہونے کے معانی کثیرہ اور حقائق عظیمہ کو حاوی ہوں)' (۲) دشمنوں کے دِلوں میں رُعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی ہے' (۳) میرے لئے مالِ غنیمت حلال قرار دیا گیا ہے' (۴) میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے' (۵) مجھے تمام مخلوق (جن و انس) کی طرف بھیجا گیا ہے اور (۶) مجھ پر انبیاء کرام (علیہم السلام) کے سلسلے کو ختم فرما دیا گیا ہے''۔

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ ''اور عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم (رضی اللہ عنہا) کو کھلے ہوئے معجزات عطا فرمائے''

تَکَلَّمَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَانَ یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِ الْمَوْتٰی وَاُنْزِلَ عَلَیْهِ مَائِدَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ [۱۵] ''حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پالنے کے اندر ہی لوگوں سے باتیں کیں۔ آپ مادرزاد نابینا اور برص کے مریض کو تندرست فرما دیا کرتے تھے۔ آپ مُردوں کو زندہ فرما دیتے تھے اور آسمانوں سے آپ کے لئے خوان اُتارا گیا تھا''۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ ''اور اگر اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) سب لوگوں کو ہدایت فرمانا چاہتا تو (انبیاء کرام علیہم السلام) کے بعد لوگ باہم نہ لڑتے کھلے ہوئے معجزات آنے کے بعد''۔

خبر غیب:

اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ مُعَاوِیَةُ اِذْ اَقْبَلَ عَلِیٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِمُعَاوِیَةَ اَتُحِبُّ عَلِیًّا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهَا سَتَکُوْنُ بَیْنَکُمْ فِتْنَةٌ هَنِیْهَةٌ قَالَ مُعَاوِیَةُ: فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ عَفْوُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ قَالَ رَضِیْنَا بِقَضَآءِ اللّٰهِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ (وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ: قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَسَنَدُهٗ وَاهٍ [۱۶]

حضرت ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے' فرماتے ہیں' میں نبی کریم

---

[۱۳] بخاری حدیث نمبر ۳۳۵' کتاب التیمم حدیث نمبر ۴۳۸' کتاب الصلاۃ ۳۱۳۲ باب قول النبی جعلت لی الارض مسجدا و طهورا' مسلم ۵۲۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۴۷' نسائی حدیث نمبر ۴۳۲' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۲۵' مظہری جلد ۱ ص ۳۳۵' طبری جلد ۲ ص ۳۔ [۱۴] مسلم حدیث نمبر ۵۲۳' مظہری جلد ۱ ص ۳۵۵' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۴۸' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۲۷' روح البیان جلد ۱ ص ۳۵۴۔ [۱۵] مظہری جلد ۱ ص ۳۵۵۔ [۱۶] فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۴۲' درمنثور جلد ۲ ص ۴۔

رؤف ورحیم ﷺ کے پاس تھا اور اُن کے پاس حضرت سیّدنا ابوبکر' حضرت سیّدنا عمر' حضرت سیّدنا عثمان اور حضرت سیّدنا معاویہ (رضی اللہ عنہم) بھی تھے کہ اچانک حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں! فرمایا تمہارے درمیان تھوڑا عرصہ (رنجش) ہوگی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اُس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کا عفو اور اُس کی رضا۔ حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا پر راضی ہیں۔ اُس وقت یہ آیتِ مبارک نازل ہوئی: **وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ** حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اِس کی سند کمزور ہے۔

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا ''اور لیکن وہ مختلف ہوگئے''۔

بِاِرَادَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اِظْهَارُ صِفَاتِهِ الْجَلَالِيَّةِ وَالْجَمَالِيَّةِ وَاَسْمَآئِهِ الْهَادِیْ وَالْمُضِلِّ وَالْغَفَّارِ وَالْقَهَّارِ وَالْمُنْتَقِمِ وَالْعَفُوِّ وَغَيْرِهَا ےا ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ) نے اپنی جلالی وجمالی صفات اور اپنے مختلف اسماء حسنیٰ مثلاً ھادی، مضل (بحکمت) غفار' قہار' منتقم اور عفو کا ظہور چاہا۔'' (اِس لئے لوگ کفر واسلام اور ہدایت وگمراہی میں مختلف ہوگئے)۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط ''پس کچھ تو ایمان لے آئے (یعنی اللہ عزّ وجلّ نے اپنی مہربانی سے اُنہیں دین انبیاء کرام علیہم السلام کا پابند رہنے کی ہدایت وتوفیق عطا فرمائی اور) کچھ لوگ وہ ہوئے جنہوں نے کفر کیا۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَيْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ** ۱۸ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا پھر اُن پر نور ڈالا جس نے وہ نور پالیا' ہدایت یاب ہوگیا اور جو نور نہ پاسکا وہ گمراہ ہوگیا۔ اِسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی کے مطابق قلم لکھ کر خشک ہوگیا''۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ ''اور اگر اللہ (عزّ وجلّ) چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) جو چاہے کرے''۔ اُس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے جسے وہ خوب جانتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنَ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ** ۱۹ ''تمام بنی آدم کے دِل ایک آدمی کے دِل کی طرح رحمان عزوجل کی انگلیوں یا چٹکی میں ہیں جس طرح چاہتا ہے موڑ دیتا ہے۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے دُعا فرمائی: اے اللہ (جل جلالک) دِلوں کو پھیرنے والے ہمارے دِلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے''۔

ےا مظہری جلد ا ص ۳۵۵۔ ۱۸ مظہری جلد ا ص ۳۵۵' ترمذی حدیث نمبر ۲۶۴۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۶۔۱۹۷' مرقاۃ جلد ا ص ۲۸۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۱' مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۳۰' ابن حبان حدیث نمبر ۱۸۱۲' مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۹۳' کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۱۴۔۵۸۲۔ ۱۹ مسلم باب القدر حدیث نمبر ۱۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۸' مظہری جلد ا ص ۳۵۶' مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۲۸۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۹' کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۱۷۔۶۴۔۱۱' مرقاۃ جلد ا ص ۲۵۹۔

سوالات و جوابات

(ادارہ)

سوال: حج کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حج کے معنی ہیں: قصد، اِرادہ، عبادت کی نیت سے کعبہ شریف کا اِرادہ کرنا۔ حج کا سبب کعبہ شریف ہے۔

سوال: کیا ہر سال فرض ہے؟

جواب: نہیں! بلکہ زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔

سوال: حج کی کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: (۱) اِسلام (یعنی مسلمان ہونا)۔ (۲) آزاد ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) صحت و قدرت ہونا (۶) زادِراہ ہونا (۷) اَمنِ راہ ہونا (۸) عورت کیلئے محرم کا ہونا۔

سوال: سب سے پہلے کس نے حج کیا؟

جواب: فرشتے اِس کا حج کرتے تھے۔ ۱

سوال: بیت اللہ شریف کب تعمیر ہوا؟

جواب: بیت اللہ شریف حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے تعمیر ہوا۔

سوال: سب سے پہلے خانہ کعبہ شریف کس نے بنایا؟

جواب: فرشتوں نے۔

سوال: فرشتے کب سے خانہ کعبہ شریف کا حج کرتے تھے؟

جواب: رُوِیَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ بَنُوْهُ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ فَکَانُوْا یُحَجُّوْنَهٗ ۲ "روایت ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم سیّدنا علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار قبل خانہ کعبہ شریف کی تعمیر کی اور اُس کا حج کیا۔ یعنی فرشتے حضرت آدم سیّدنا علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل حج کیا کرتے تھے۔

سوال: کیا ہمارے پیارے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل والے انبیاء کرام علیہم السّلام حج کیا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں! پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السّلام پر حج فرض تھا۔ ہر نبی علیہ السلام نے حج کیا ہے۔ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَحَجَّ الْبَیْتَ ۳ "کوئی نبی (علیہ السلام) نہیں جس نے حج بیت اللہ نہ کیا ہو"۔

سوال: حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے کتنے حج کئے؟

جواب: حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے چالیس حج کئے۔ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں: وَجَآءَ اَنَّ آدَمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَجَّ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً مِنَ الْهِنْدِ مَاشِیًا ۴ حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے"۔

سوال: مسلمانوں پر حج کب فرض ہوا؟

جواب: مختلف روایات کے مطابق ۵ھ، ۶ھ یا ۹ھ کو حج فرض ہوا۔ ۵

سوال: حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَنَّ النَّبِیَّ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَبَعْدَ هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةً ۶ "نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے، دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد"۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی فرضیت کے بعد ایک حج کیا۔ اِیسے ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا، حَجَّةً وَّاحِدَةً "یعنی حج فرض ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج کیا"۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

۱ مرقاۃ جلد۵ ص۳۱۹۔ ۲ مرقاۃ جلد۵ ص۳۱۹۔ ۳ مرقاۃ جلد۵ ص۳۱۹۔ ۴ مرقاۃ جلد۵ ص۳۱۹۔ ۵ مرآۃ جلد۴ ص۸۵۔ ۶ ترمذی جلد۱ ص۱۶۸۔

جواب: آپ ﷺ نے چار عمرے کئے۔ **عُمْرَةٌ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةُ الْحُدَیْبِیَّةِ وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةَ الْجِعِرَّانِهِ اِذْ قَسَّمَ غَنِیْمَةَ حُنَیْنٍ.** [۷] ''ایک عمرہ ذی قعدہ میں' ایک عمرہ حدیبیہ کا (قضا عمرہ)' ایک عمرہ حج (الوداع) کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ سے جب آپ ﷺ نے وہاں غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا''۔

سوال: حجۃ الوداع کس سن میں ہوا؟

جواب: حجۃ الوداع ۱۰ھ میں ہوا۔

سوال: حج مبرور و مقبول کسے کہتے ہیں؟

جواب: حج مبرور و مقبول وہ حج ہوتا ہے جو لڑائی جھگڑا' گناہ اور ریا سے خالی ہو۔ [۸] حضرت اصبہانی علیہ الرحمہ، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''حج مبرور وہ ہوتا ہے جس کے بعد اِنسان دُنیا کی حرص و ہوس سے آزاد ہوجائے اور آخرت کی طرف اُس کا دِل راغب ہوجائے''۔ [۹]

سوال: حج کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب: حج کی تین اَقسام ہیں: (۱) حجِ افراد (۲) حجِ قران اور (۳) حجِ تمتع۔

سوال: تینوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: حجِ افراد میں صرف حج کیلئے احرام باندھتے ہیں۔ جیسا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ** [۱۰] ''نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حج میں افراد کیا یعنی فقط حج کا اِحرام باندھا''۔

حجِ قران وہ حج ہوتا ہے جس میں حج و عمرہ دونوں کا اِحرام باندھا جائے یعنی حج کے اَیّام میں ایک شخص نے اِحرام باندھا عمرہ کیا لیکن اِحرام نہیں کھولا بلکہ حج کرنے کے بعد اِحرام کھولا۔

حجِ تمتع وہ حج ہوتا ہے جس میں حج کے مہینوں میں اوّل میقات سے عمرے کا اِحرام باندھا جائے اور اَفعالِ عمرہ بجالائے جائیں اور اِحرام کھول دیا جائے پھر حج کے دِنوں میں خصوصاً ۸ ذی الحجہ کو حرم سے ہی اِحرام باندھا اور حج کیا جائے۔

سوال: حدیث شریف میں آتا ہے: **مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.** [۱۱] ''جو اللہ (تبارک و تعالیٰ) کیلئے حج کرے تو وہ نہ فحش کلامی کرے اور نہ فسق کی باتیں تو وہ ایسا لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جنم دیا ہے''۔

سوال: اِس حدیث شریف میں ''رفث اور فسق'' کا ذکر ہے۔ اِس سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج کے بیان میں ''رفث'' سے مراد ہوتا ہے' بیوی سے صحبت یا صحبت کے اَسباب پر عمل یا صحبت کی گفتگو کرنا اور فسق سے مراد ہوتا ہے' دوستوں سے لڑائی جھگڑا کرنا۔ مطلب یہ کہ جو رضائے الٰہی کیلئے حج کرے وہ حج کو فحش باتوں اور لڑائی جھگڑے سے پاک و صاف رکھے۔

سوال: اگر چھوٹا بچہ اپنے والدین کے ساتھ حج کرے تو کیا اُس کا حج' حج فرض کہلائے گا اور کیا اُسے بالغ ہونے کے بعد دوبارہ حج فرض ادا کرنے کی ضرورت ہوگی؟

جواب: اگر نابالغ بچہ حج کرے گا تو اُس کو حج کا ثواب تو ملے گا لیکن حج فرض یا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔ بالغ ہونے پر اُسے پھر سے حج کرنا ہوگا' اِستطاعت کی صورت میں۔

واقعہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ مقام روحاء میں ایک قافلے سے ملے۔ (مقام روحاء مدینہ منورہ سے تقریباً ۶۰ کلومیٹر

---

[۷] ترمذی جلد۱ص ۱۶۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۰۳ (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ [۸] مرآۃ جلد۴ص ۸۷۔ [۹] مرقاۃ جلد۵ص ۴۲۲۔ [۱۰] ترمذی جلد۱ص ۱۶۹۔
[۱۱] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۰۷' بخاری حدیث نمبر ۱۵۲۱' مسلم حدیث نمبر ۱۳۵۰' ترمذی حدیث نمبر ۸۱۱' نسائی حدیث نمبر ۲۶۲۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۹' مسند احمد جلد۲ص ۳۹۴' مرقاۃ جلد۵ص ۴۲۳۔

دُور مکہ معظمہ کے راستے میں ہے۔) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون قوم ہے؟ وہ بولے' ہم مسلمان ہیں۔ پھر اُنہوں نے پوچھا' آپ کون (عالی مرتبت بزرگ ہستی) ہیں؟ فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ)۔ تو ایک عورت نے ایک بچہ آپ ﷺ کی طرف اُٹھایا اور عرض کیا' کیا اِس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے ثواب ہے۔ ۱۲ (یعنی بچے کی نیکی کا ثواب تمہیں بھی حاصل ہوگا)

سوال: اگر کوئی فقیر آدمی حج کرے تو کیا اُسے امیر ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا پڑے گا؟

جواب: بالغ آدمی اگر فقیر ہے تو جو حج فقیری کی حالت میں کیا جائے گا جیسے امیر غریبوں کو حج کرواتے ہیں تو اِس طرح اُس کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔ امیر ہونے پر اُس کے لئے حج کرنا فرض نہیں رہے گا۔

سوال: کیا فوت شدہ اور زندہ بوڑھوں کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! وہ زندہ بوڑھے لوگ جو چل پھر نہ سکتے ہوں اور مناسکِ حج ادا نہ کرسکتے ہوں' اُن کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرا باپ بوڑھا ہے' وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا تو کیا میں اُس کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (تو اُس کی طرف سے حج کر)۔ ۱۳

اِسی طرح فوت شدہ کی طرف سے بھی حج کیا جاسکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا' عرض کیا' میری بہن نے حج کی منت مانی تھی مگر (ادائیگی حج سے پہلے) وہ مرگئی۔ (تو کیا میں اُس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں) تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ**. ''اگر اُس پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا''؟ اُس نے عرض کیا' جی حضور! تو آپ ﷺ نے فرمایا: **فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ حَقٌّ بِالْقَضَاءِ**. ۱۴ ''تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا قرض بھی ادا کرو وہ تو زیادہ ادا کرنے کے لائق ہے''۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کس ماہِ مبارک میں عمرے کئے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' **اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ**. ۱۵ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمام عمرے ذی قعدہ میں کئے تھے۔ سوائے اُس عمرہ کے جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ کیا تھا''۔

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جو عمرے کئے اُن کی تفصیل کیسے ہے؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ شروع ذی قعدہ ۶ھ پیر کے دن مدینہ منورہ سے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ حدیبیہ ۱۶ میں پہنچے تو قریش مکہ نے عمرہ سے روک دیا۔ آخر کار اِس پر صلح ہوئی کہ آئندہ سال عمرہ کریں۔ اِس سال ویسے ہی بغیر عمرہ کئے واپس جائیں۔ پھر ۷ھ ذی قعدہ میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عمرہ قضاء کیا۔ اگرچہ ۶ھ کو عمرہ نہ ہوسکا مگر اُسے عمرہ ہی شمار

---

۱۲ مسلم حدیث نمبر ۱۳۳۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۱۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۱۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۲۱۔ ۱۳ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۰۹' ترمذی حدیث نمبر ۹۲۸' نسائی حدیث نمبر ۲۶۴۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۰۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۱۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۲۵' بخاری حدیث نمبر ۱۵۱۳' مسلم حدیث نمبر ۱۳۳۵۔ ۱۴ بخاری حدیث نمبر ۶۶۹۹' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۱۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۱۲' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۲۶۔ ۱۵ بخاری حدیث نمبر ۴۱۴۸' مسلم حدیث نمبر ۱۲۵۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۹۹۴' ترمذی حدیث نمبر ۸۱۵' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۳۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۱۸' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۲۔ ۱۶ حدیبیہ ایک درخت اور میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے نو میل دُور جانب مدینہ منورہ واقع ہے۔ اِس کا اکثر حصہ حرم شریف میں داخل ہے۔ (مرآۃ حاشیہ نمبر ۱ جلد ۴ ص ۹۳)

کیا گیا کہ ثواب تو عمرے کا مل ہی گیا۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا تیسرا عمرہ وہ ہے جو غزوۂ حنین میں فتح فرمانے کے بعد تقسیم غنیمت فرما کر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کیا۔ ۱۲ ذی قعدہ ۸ھ میں بعد از نمازِ عشاء مقام جعرانہ سے اِحرام باندھ کر روانہ ہوئے اور راتوں رات عمرہ کر کے واپس آئے۔ نمازِ فجر جعرانہ ہی میں ادا فرمائی۔ چوتھا عمرہ ۱۰ھ میں حج کے ساتھ ہی کیا جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ ہجرت سے پہلے قریش کے ساتھ بہت حج کیے جن کی تعداد معلوم نہیں۔ (بحوالہ اشعۃ للمعات مرآۃ جلد ۴ ص ۹۳)

سوال: اگر کوئی شخص اِستطاعت رکھتا ہو ہر سہولت موجود ہو لیکن اِس کے باوجود حج نہ کرے تو اُس کے بارے میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے: **مَنْ مَلَکَ زَادًا اَوْ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا** ۔۱۷ ''جو شخص توشہ (زادِ راہ) اور سواری کا مالک ہو جو اُسے بیت اللہ شریف تک پہنچا سکے پھر حج نہ کرے تو اُس میں فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر''۔ اِس کلام مبارک میں اِنتہائی غضب کا اِظہار ہے۔

سوال: زادِ راہ اور سواری سے کیا مراد ہے؟

جواب: زادِ راہ سے مراد بقدرِ ضرورت اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ ہے یعنی اپنا تو سفر کا خرچ بمعہ خورد ونوش کے خرچ کے اور اپنے لوٹنے تک بچوں کا اور گھر کا خرچ' بل بجلی' سوئی گیس' پانی وغیرہ۔ یہ مصارف مکہ مکرمہ سے قریب اور دُور وقت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اِس لئے اِن کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ سواری سے مراد ہر قسم کی سواری ہے۔ جیسے آج کل گھر سے ایئر پورٹ تک جانے کیلئے سواری موٹر کار اور پھر ہوائی جہاز کے آنے جانے کیلئے۔ (مرآۃ جلد ۴ ص ۹۴ حاشیہ نمبر ۴)

سوال: اگر کوئی شخص ایک سے زیادہ حج کرے تو اُن کا مقام کیا ہوگا؟

جواب: ایک حج فرض ہے' باقی نفل۔ حدیث شریف میں ہے: **فَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ** ۔۱۸ ''حج تو ایک ہی بار ہے جو زیادہ کیے وہ نفلی (حج) ہیں''۔

سوال: حج جوانی میں کرنا چاہیے یا بڑھاپے میں؟ بچوں کی شادیاں کر کے کرنا چاہیے یا پہلے بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ بات جہلا میں مشہور ہے کہ حج بڑھاپے میں کرنا چاہیے حالانکہ حج تو جوانی میں ہی کرنا چاہیے۔ جبکہ طواف وسعی و سفر بہ آسانی کر سکے۔ اکثر لوگ بڑھاپے کے اِنتظار میں بغیر حج کیے مر جاتے ہیں۔ اِسی لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے: **مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ** ۔۱۹ ''جو حج کا اِرادہ رکھتا ہو پس وہ جلدی کرے''۔ کیونکہ موت آ جانے اور مال یا قوت چلے جانے کا ہر وقت اندیشہ وخطرہ ہے اور ایک حج رہ جانے پر سال بھر تک اِنتظار کرنا پڑتا ہے اور سال کس نے دیکھا ہے۔ فقہا کرام فرماتے ہیں' حج علی الفور کرنا چاہیے۔ بلاوجہ دیر لگانا منع ہے۔ اِس حدیث شریف سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مالدار ہوتے ہیں مگر بچوں کی شادیاں وغیرہ کرنے کیلئے حج نہیں کرتے۔ حالانکہ اِتنی اِستطاعت بھی ہوتی ہے کہ شادیاں بھی کر سکتے ہیں اور حج بھی۔ (مرآۃ جلد ۴ ص ۹۵ حاشیہ نمبر ۳)۔

---

۱۷ ترمذی حدیث نمبر ۸۱۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۲۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۴' نصب الرایۃ جلد ۴ ص ۴۱۰' کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۷۷' ۱۱۸۶۹۔ ۱۸ ابوداؤد حدیث ۱۷۲۱' نسائی حدیث نمبر ۲۶۲۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۲۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۳۔ ۱۹ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۳۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۳' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۱۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۲۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۳۴۰' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۴۸۔ ۴۴۹' کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۸۷' ۱۱۸۸۶۔

بخاری شریف
بحوالہ
تیسیر الباری

(ادارہ)

مطلع علی الغیب:

''کفار کے جبر و تشدد کی انتہا ہو گئی اور آپ ﷺ شعب ابی طالب میں رہے''۔

ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب امن کی جگہ یعنی ملک حبش میں پہنچ گئے۔ اِدھر عمرؓ نے اِسلام قبول کیا۔ چار طرف اِسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں اُنہوں نے ایک اقرار نامہ تیار کیا جس کا مضمون یہ تھا: ''بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید و فروخت کا معاملہ اُس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں''۔

یہ اقرار نامہ لکھ کر کعبے کے اندر لٹکایا ایک مدت کے بعد آنحضرت ﷺ نے، جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ ایک گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں ہو رہی تھیں، ابو طالب اپنے چچا سے فرمایا: اُس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے۔ ابو طالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے۔ تم کعبے کے اندر جا کر اُس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اُس کا بیان سچ ہے تو ہم مرتے دم تک بھی اُس کو تمہارے حوالہ نہیں کریں گے اور اگر اُس کا بیان جھوٹ نکلا تو اُس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے تم مار و چاہے زندہ رکھو جو چاہو کرو۔ کافروں نے کعبہ کھولا اور اُس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے حروف دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے۔ اُس وقت کافر کہنے لگے۔ ابو طالب تمہارا بھتیجا جادوگر ہے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت ﷺ نے ابو طالب کو یہ قصہ سنایا تو اُنہوں نے پوچھا تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کیا اللہ نے خبر دی؟ آپ نے فرمایا: ہاں!'' (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۳۷ امن وعن)

نوٹ: نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ غیب پر مطلع فرماتا تھا۔ آپ ﷺ چھپی باتوں کی خبریں اِرشاد فرماتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے آپ ﷺ کی نورانی آنکھوں کے آگے سے تمام حجابات ہٹا دیئے ہیں۔ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی عطا سے دیواروں کے پیچھے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ بولتے تب جب اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشاد فرماتا۔ اگر سبھی لوگ یہ عقیدہ رکھ لیں تو انشاءاللہ العزیز اُمید ہے شرک وکفر کی توپیں ٹھنڈی ہو جائیں گی اور نفرتیں محبتوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اَحادیثِ مقدسہ کے خزانہ میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں و بیان ہے کہ آپ ﷺ آسمانوں کے پیچھے بھی دیکھتے ہیں اور زمینوں کے نیچے بھی اور جس طرح آپ ﷺ آمنے سامنے دیکھتے ہیں، ایسے ہی اپنے پیچھے بھی دیکھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے عطا فرمانے سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْ لَا يُنَاكِحُوْا وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ [۱]

نحر کے اگلے روز جبکہ آپ ﷺ منیٰ میں تشریف فرما تھے فرمایا کل ہم خیف بنی کنانہ میں اُتریں گے جہاں کفار قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔ خیف بنی کنانہ سے مراد ''محصب'' ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قریش اور بنی کنانہ نے بنی ہاشم اور

۱ بخاری جلد ۱ ص ۲۱۶۔

بنی عبدالمطلب کے بارے میں قسم کھائی تھی کہ وہ اُن سے بیاہ شادی اور خرید وفروخت نہ کریں گے (اُن سے بائیکاٹ کیا) حتیٰ کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو کفار قریش کے حوالہ کردیں۔

حضرت اِمام نووی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کفارِ قریش کا کفر پر جمے رہنے پر قسم کھانے کا معنی یہ ہے کہ وہ امام الانبیاء ﷺ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو مکہ مکرمہ سے اِس وادی خیف بنی کنانہ کی طرف نکال دیں گے اور اُنہوں نے آپس میں بیٹھ کر صحیفہ لکھا جس میں بُری باتیں لکھیں۔ اُس کی تفصیل اِس طرح ہے۔

''قریش کو جب یہ خبر پہنچی کہ حبشہ کے شاہ نجاشی نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کو ہجرت کرنے والے صحابہ کرام ﷺ کا بڑا اعزاز و اکرام کیا ہے تو اُن کو سخت تکلیف ہوئی اور وہ غُصّہ سے بھر گئے اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اور بنی ہاشم سے بائیکاٹ کے لئے ایک اشتام لکھا کہ وہ اُن سے میل جول شادی بیاہ اور خرید وفروخت نہ کریں گے حتیٰ کہ وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اُن کے حوالہ کردیں۔

صحیفہ لکھنے والا ''منصور بن عکرمہ عبدری'' تھا بعد میں اُس کا ہاتھ شل ہوگیا تھا: پھر اُنہوں نے ''صحیفہ ظلم'' کو کعبہ معظمہ میں لٹکا دیا تھا اور نبوت کے اِعلان کے ساتویں سال یکم محرم الحرام کو اُنہوں نے بنوہاشم کا ''شعب ابی طالب'' میں محاصرہ کیا اور بنو مطلب بن عبد مناف بھی حضرت ابو طالب کے پاس اُس وادی میں چلے گئے۔ ابولہب قریش کے پاس گیا اور اُن کو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف اُبھارا۔ اور اُن کے پاس تاجروں کا جانا بند کردیا حتیٰ کہ وہ سخت مشقت میں پڑ گئے اور تین برس یہی حال رہا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اُن کے صحیفے کا حال بتایا کہ اِس میں کفار قریش نے جو ظلم وستم کی باتیں لکھی تھیں اُن کو کیڑا کھا گیا ہے اور جہاں جہاں ''اللہ'' کا اسم پاک تھا وہ جگہ محفوظ رہی ہے حالانکہ اُنہوں نے صحیفہ بند کر کے اُس پر تین مہریں لگائیں تھیں' امام الانبیاء سرورِ کائنات ﷺ نے اُس کا ذکر حضرت ابو طالب سے کیا تو اُنہوں نے کفارِ قریش کو بتایا کہ میرے بھتیجے نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اُنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے صحیفہ پر ایک کیڑا مسلط فرمایا ہے اور تمہارے ظلم وستم کی باتیں جہاں لکھی تھیں وہ اُن کو کھا گیا ہے اور جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذِکر تھا وہ جگہ باقی رہ گئی ہے اور محفوظ ہے۔ اب دیکھ لو۔ اگر میرے بھتیجے نے سچ فرمایا ہے تو تم اپنے بُرے اِرادوں اور فعل سے باز آجاؤ اور اگر اُنہوں نے جھوٹ کہا ہے تو میں اُنہیں تمہارے حوالہ کردیتا ہوں تم اُنہیں شہید کرو یا نہ کرو۔ یہ تمہاری مرضی ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کفارِ قریش نے کہا آپ نے انصاف کی بات کہی ہے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے صحیفہ کھولا تو اُس کا وہی حال تھا جو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔ قریش ندامت سے جھک گئے۔ حضرت ابو طالب نے کہا اَب بتاؤ تم نے ہمیں کس لئے اِس وادی میں محبوس کر رکھا ہے حالانکہ حقیقت حال واضح ہوچکی ہے۔ اِس پر وہ لوگ اپنے کیے پر نادم ہوئے اور کفارِ قریش میں سے مطعم بن عدی' ہادی بن قیس' ازمعہ بن اسود' ابوالبختری بن ہاشم اور زہیر بن ابی اُمیہ ہتھیار پہن کر بنو ہاشم اور بنو مطلب کے پاس جا کر کہنے لگے کہ تم اپنے گھروں کو واپس آجاؤ۔ اَب تمہارا کوئی محاصرہ نہیں کرے گا چنانچہ وہ اپنے گھروں کو واپس آگئے۔ اِعلانِ نبوت کے دسویں سال وہ شعب سے باہر آئے۔[۲]

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ کو خوش خبری:

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: حجۃ الوداع میں میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ میرا حال پوچھنے کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ دیکھتے ہیں۔ میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی (عائشہ ﷺ) کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال

[۲] تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۶۲۷۔ ۶۲۶۔

خیرات کر جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا: آدھا مال سہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **اَلثُّلُثُ یَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرًا اِنَّکَ لَا تَذَرُ ذُرِّیَّتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ** ''اے سعد تہائی اور تہائی بہت ہے۔ اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اُن کو مفلس چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں''۔ حضرت احمد بن یونس علیہ الرحمہ نے حضرت ابراہیم بن سعد علیہ الرحمہ سے یہ روایت بیان کی کہ تو اپنی ذریت کو چھوڑ جائے اور (اے سعد) تو جو کچھ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا مندی (اور اُس کا حکم بجالانے) کے لئے خرچ کرے گا تجھے اُس پر ثواب حاصل ہوگا۔ **حَتّٰی اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِیْ فِیْ امْرَأَتِکَ** ''یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا اُس کا بھی تجھے ثواب حاصل ہوگا''۔

(خبر غیب عطا فرمائی) عرض کیا: **یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ** یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ (مکرمہ) رہ جاؤں گا۔ (یعنی اِس بیماری سے مر جاؤں گا) آپ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّکَ تُخَلَّفُ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّبِکَ آخَرُوْنَ** ''تو پیچھے نہیں رہے گا [۳] اور تو جو نیک کام اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کرے گا اُس سے تیرا درجہ اور بلند ہوگا۔ اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے گا تیرے سبب کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع ہوگا [۴] اور کچھ لوگوں کو (یعنی کافروں کو) ضرر پہنچے گا۔ [۵]

اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ ''یا اللہ میرے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کی ہجرت پوری فرمادے اور اُن کو ایڑیوں کے بل اُلٹا مت پھیر''۔

غزوۂ بدر میں مرنے والوں کی جگہ بتانا:

بَابُ ذِکْرِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ یُّقْتَلُ بِبَدْرٍ [۶]

''باب آنحضرت ﷺ کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے''۔ [۱]

[۱] اِس باب میں امام مسلم نے جو روایت کی وہ زیادہ مناسب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ شروع ہونے سے ایک دن پہلے حضرت عمرؓ کو بتلایا تھا کہ یہاں فلانا کافر مارا جائے گا اور یہاں فلانا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے جو جو مقام ہر ہر کافر کیلئے بتلائے تھے وہ کافر وہیں گرا اور مارا گیا۔ یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا اور باب کی حدیث میں جو پیش گوئی مذکور ہے وہ جنگ بدر سے پہلے کی ہے''۔ (تیسیر الباری جلد۵ ص۲۳۳ من وعن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ غزوۂ بدر کے شروع ہونے سے پیشتر حضور پُر نور ﷺ نے شیطانی فوج کے مُردوں کے مرنے کے مقامات پر نشان لگائے) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّ یَضَعُ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ** [۷] ''کہ یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے

[۳] بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ کو تندرست کر دے گا ایسا ہی ہوا سعد اُس بیماری سے چنگے ہو گئے اور مدت تک جئے۔ اُن کے بہت سے لڑکے پیدا ہوئے۔ (تیسیر الباری جلد۵ ص۲۲۴ من وعن اہلحدیث غیر مقلد)۔ [۴] بعض وسیلے اور سبب اور نفع کے قائل نہیں وسیلہ اور نفع کو شرک کہتے ہیں یا تو یہ لوگ قرآن مجید وحدیث شریف کا مطالعہ نہیں کرتے یا مشرک بنانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے وسیلہ سے لوگوں کو نفع ہوگا۔ [۵] یہ آپؐ کی پیش گوئی سچی نکلی سعد اس کے بعد چالیس پر کئی سال تک زندہ رہے اُنہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قید کیا اور بہت لوگ اُن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے (تیسیر الباری جلد۵ ص۲۲۴ من وعن) اہلحدیث جن باتوں کو پیش گوئی کہتے ہیں اہلسنت وجماعت انہیں غیبی خبریں کہتے ہیں۔ یا علم غیب سے تعبیر کرتے ہیں۔ [۶] بخاری جلد۲ ص۵۶۳۔ [۷] مسلم جلد۲ ص۱۰۲، ابوداؤد جلد۲ ص۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ ص۱۴۸، مسند احمد جلد۳ ص۲۵۸، ۲۱۹، شرح السنۃ جلد۷ ص۱۲۲، دلائل النبوۃ جلد۲ ص۴۸، مجمع الزوائد جلد۶ ص۸۰، الاسماء والصفات ص۱۶۸، ۱۶۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۸۷۱، مرقاۃ جلد۱۱ ص۹۔

اور اپنا نورانی دستِ مبارک اُس جگہ زمین پر رکھا اور یہ فلاں مَردود کے گرنے اور مرنے کی جگہ ہے۔(حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نورانی ہاتھ مبارک رکھا تھا اُس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر کافر اُسی جگہ مرا"۔

قرآنِ مجید میں ربِ ذوالجلال والاکرام کا اِرشادِ مبارک ہے: وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ (لقمان:۳۴) "اور کوئی جان نہیں جانتی کے کس زمین میں مرے گی"۔

"تَدۡرِیۡ" درایت سے بنا ہے۔ درایت عقل و حساب' اندازے سے جاننے کو کہتے ہیں۔ یعنی علوم خمسہ اندازے سے معلوم نہیں ہو سکتے' صرف وحیِ الٰہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ ۸

اہلِ حدیث اتنا لکھتے ہیں: "موت کہاں آئے گی؟ گھر میں یا گھر سے باہر اپنے وطن میں یا دیارِ غیر میں' جوانی میں آئے گی یا بڑھاپے' اپنی خواہشوں اور آرزوؤں کی تکمیل کے بعد آئے گی یا اِس سے پہلے؟ کسی کو معلوم نہیں (احسن البیان ص ۹۷۳ چھاپہ سعودی عرب) لیکن اہلسنّت و جماعت سنی مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم علم عطا فرمادے تو معلوم ہو جاتا ہے۔ اِسی کو ہی مکمل اِسلامی عقیدہ کہتے ہیں۔

محولہ بالا واقعات شہادت کے طور پر رقم ہیں۔

اُمیہ بن خلف کی موت کی اِطلاع:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت سعد بن معاذ (انصاری رضی اللہ عنہ) اور اُمیّہ بن خلف (قریش کے بڑے کافر) میں دوستی تھی۔ اُمیّہ جب مدینہ منورہ سے گذر کر (سوداگری کیلئے شام کے ملک کو) جاتا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر قیام کرتا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ میں جاتے تو اُمیّہ کے گھر قیام کرتے۔

جب نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کیلئے مکہ مکرمہ چلے گئے اور اُمیّہ کے ہاں قیام کیا اور اُس سے فرمایا: ایسا وقت دیکھتے رہنا کہ جب کعبہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو تو میں اُس وقت جا کر کعبۃ اللہ کا طواف کرلوں۔ خیر اُمیّہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دوپہر کے وقت ہمراہ لے کر نکلا' (عین طواف میں) ابوجہل (مردود) ملا' وہ اُمیّہ سے کہنے لگا' ابو صفوان! ۹ یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے؟ اُمیّہ نے کہا' سعد (رضی اللہ عنہ)' ابوجہل (لعین) نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا مزے سے بے ڈر ہو کر مکہ مکرمہ میں طواف کر رہا ہے اور دین بدلنے والوں کو تو نے (فراغت سے) اپنے ملک میں جگہ دی ہے اور لطف یہ کہ تم اِن کی مدد کرتے ہو اور اِن کی معاونت کرتے ہو۔ ابوجہل (مردود) کہنے لگا' اے سعد اگر تو ابو صفوان کے ساتھ (اِس وقت) نہ ہوتا تو بچ کر گھر نہ جا سکتا (مارا جاتا)۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے جواب دیا' اللہ کی قسم! اگر تو مجھ کو طواف سے روکے گا تو میں تیرا وہ راستہ روک دوں گا جو اِس سے بڑھ کر تجھ پر گراں گزرے یعنی مدینہ منورہ سے (شام کے ملک کو) نہ جانے پائے گا۔ اُمیّہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا' اے سعد! ابوالحکم ۱۰ پر اپنی آواز بلند نہ کر۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُمیّہ بس کر! ابوجہل کی اِتنی طرف داری مت کر۔ اللہ کی قسم! سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوۡلُ: اِنَّھُمۡ قَاتِلُوۡکَ۔ "میں نے رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے"۔ اُمیّہ نے کہا' مکہ مکرمہ میں؟ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ معلوم نہیں۔ یہ سُن کر اُمیّہ سخت گھبرایا۔ ۱۱ جب اپنی

(باقی صفحہ نمبر ۳۵ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

---

۸ تفسیر نورالعرفان۔ ۹ یہ اُمیّہ بن خلعت کی کنیت ہے۔ ۱۰ ابوالحکم ابوجہل کی کنیت تھی۔ ۱۱ دوسری روایت میں ہے کہ اُمیّہ نے کہا' خدا کی قسم! محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۲۳۵ من وعن)۔

زیارت روضہ رسول اکرم ﷺ

ازقلم: علامہ محمد خرم رضا قادری

اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشادفرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النسآء:۶۴) ''اوراگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) حضور حاضر ہوں پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے معافی چاہیں اور رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) اُن کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے''۔

اِس آیتِ مبارک کے تحت:

۱۔ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ
۲۔ امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ
۳۔ امام ابوالقاسم خلف بن بشکوال متوفی ۵۷۸ھ
۴۔ علامہ عبداللہ بن احمد قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ
۵۔ علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد جوزی حنبلی ۵۹۷ھ
۶۔ علامہ امام ابن النجار متوفی ۶۶۳ھ
۷۔ علامہ محمد بن احمد مالکی القرطبی متوفی ۶۶۸ھ
۸۔ شیخ الاسلام محی الدین نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ
۹۔ علامہ احمد بن محمد نسفی الحنفی متوفی ۷۱۰ھ
۱۰۔ شیخ الاسلام محدث امام تقی سبکی شافعی متوفی ۷۴۶ھ
۱۱۔ علامہ ابوالحیان اندلسی متوفی ۷۵۴ھ
۱۲۔ حافظ عمادالدین ابن کثیر شافعی ۷۷۴ھ
۱۳۔ علامہ عبدالرحمٰن ثعلبی متوفی ۸۷۵ھ
۱۴۔ علامہ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۳ھ
۱۵۔ علامہ نورالدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ
۱۶۔ شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ
۱۷۔ علامہ محمد بن یوسف الصالح الشامی متوفی ۹۴۲ھ
۱۸۔ علامہ امام عزبن جماعہ
۱۹۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ
۲۰۔ علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ اور علامہ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ
۲۱۔ علامہ بحرالعلوم عبدالعلی محمد انصاری متوفی ۱۲۲۵ھ
۲۲۔ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ
۲۳۔ علامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی متوفی ۱۳۶۷ھ
۲۴۔ مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ
۲۵۔ علامہ ظفر احمد عثمانی ۱۳۹۴ھ
۲۶۔ مفتی محمد شفیع کراچوی متوفی ۱۳۹۶ھ
۲۷۔ محمد زکریا سہارنپوری متوفی ۱۴۰۲ھ
۲۸۔ جسٹس پیر کرم شاہ الازہری متوفی ۱۴۱۸ھ
۲۹۔ علامہ السید محمد بن علوی مالکی حسنی خادم العلم بالبلد الحرام متوفی ۱۴۲۵ھ

(بااختلاف الفاظ متقارب المعانی)

لکھتے ہیں: اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اِس آیت میں عاصیوں اور گناہ گاروں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جب اُن سے خطا وگناہ سرزد ہوجائے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ کے پاس آکر اِستغفار کریں اور رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ آپ ﷺ بھی اُن کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے اِستغفار کریں یعنی زائرین قبرنبوی ﷺ کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مغفرت طلب کریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن کی توبہ قبول فرمائے گا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے وہ ضرور مجھے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے جن میں حضرت الشیخ ابومنصور الصباغ علیہ الرحمہ بھی ہیں اُنہوں نے اپنی

کتاب ''الشامل'' میں حضرت عتبی علیہ الرحمہ کا مشہور واقعہ لکھا ہے کہ: ''میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک اعرابی نے آ کر کہا: ''السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (النسآ: ۶۴) ''اور میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا ہوں اور اپنے گناہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ سے اِستغفار کرتا ہوں اور اپنے رب (ذوالجلال والاکرام) کی بارگاہ میں آپ ﷺ سے شفاعت طلب کرتا ہوں''۔ پھر اُس نے دو اشعار پڑھے: (الحمدللہ آج بھی یہ اشعار مواجہہ شریف کے دائیں اور بائیں ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں)۔

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاءِ اَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاءُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ
فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ:- ''اے وہ جو زمین کے مدفونین میں سب سے بہتر ہیں جن کی خوشبو سے زمین اور ٹیلے خوشبودار ہو گئے۔ میری جان اِس قبر پر فدا ہو جس میں آپ ﷺ ساکن ہیں۔ اِس میں عفو ہے اِس میں سخاوت ہے اور لطف وکرم ہے''۔

پھر وہ اعرابی چلا گیا۔ حضرت عتبی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی۔ میں نے خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عتبی اُس اعرابی کے پاس جا کر اُس کو خوشخبری دو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُس کی مغفرت فرما دی ہے''۔ (الفاظ ابن کثیر کے ہیں) حوالہ جات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: [1]

اِس آیتِ مبارک کے مفہوم سے حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہو کر جہاں شفاعت اور مغفرت کی درخواست کرنا ثابت ہے' وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے لئے سفر کرنا مستحسن اور مستحب ہے۔

جہاں تک حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مومنین کے لئے اِستغفار کرنے کا تعلق ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ''اور اِن (مومنین) کے لئے اِستغفار کریں''۔ (آل عمران: ۱۵۹)

''اور اِن (مومنین) کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے بخشش کی دُعا مانگیں''۔ (النور: ۶۲)

''اور اِن (مومنات) کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مغفرت طلب کریں''۔ (الممتحنۃ: ۱۲)

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''میری (ظاہری) حیات تمہارے لئے سراپا خیر ہے۔ تمہیں کوئی معاملہ پیش آ جاتا ہے تو اُس کے لئے حکم آ جاتا ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے سراپا خیر ہے (کیونکہ) تمہارے اَعمال میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے رہیں گے جب اچھے کام دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور جب بُرے اعمال دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ ربّ العزت سے مغفرت وبخشش مانگوں گا''۔ [2]

---

[1] (۱) الایضاح ص ۴۹۸ کتاب الاذکار ص ۱۸۵۔ (۲) تفسیر قرطبی جلد ۵/ ۲۶۵۔ (۳) تفسیر نسفی ۱/ ۳۷۰۔ (۴) تفسیر ثعلبی ۳/ ۳۳۹۔ (۵) تفسیر البحر المحیط ۳/ ۲۹۶۔ (۶) تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۳۲۔ (۷) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام ص ۴۶۔ (۸) الحاوی للفتاوٰی جلد دوم۔ (۹) المغنی ۳/ ۵۵۶۔ (۱۰) وفاء الوفا ۲/ ۴۱۱۔ (۱۱) القول البدیع ۹۰۔ ۲۸۹۔ (۱۲) المواہب اللدنیہ ۸/ ۳۰۶۔ (۱۳) جذب القلوب ص ۱۹۵۔ (۱۴) اتحاف الزائر ص ۶۹۔ ۶۸۔ (۱۵) شعب الایمان ۳/ ۴۹۵ (۴۱۸۷)۔ (۱۶) مثیر الغرام الساکن ۲/ ۳۰۱۔ (۱۷) سبل الھدیٰ والرشاد ۱۲/ ۳۸۰۔ (۱۸) الدرۃ الثمینہ ص ۲۲۴۔ (۱۹) ہدایت السالک ۳/ ۱۳۸۔ (۲۰) القربۃ الی رب العلمین بالصلاۃ علی سیّد المرسلین ص ۱۶ رقم ۱۲۶۔ (۲۱) رسائل الارکان ص ۳۸۰۔ (۲۲) تفسیر خزائن العرفان ص ۱۱۳۔ (۲۳) تفسیر نعیمی ۵/ ۱۹۴۔ (۲۴) مفاہیم یجب ان تصحح ص ۳۲۱۔ (۲۵) تفسیر ضیاء القرآن ۱/ ۶۰۔ ۳۵۹۔ (۲۶) تفسیر معارف القرآن ۲/ ۴۵۹۔ (۲۷) تبلیغی نصاب ص ۱۰۳۔ (۲۸) اعلاء السنن ص ۱۰/ ۳۳۰۔ (۲۹) نشر الطیب ص ۲۵۴۔

[2] مسند بزار' مجمع الزوائد ۹/ ۲۴' المطالب العالیہ' البدایہ والنہایہ' جامع صغیر برقم ۱۷۳۳' مسند حارث بن اسامہ' فصل الصلوٰۃ علی النبی' الخصائص الکبریٰ ۲/ ۲۸۱' الوفا ص ۸۱۰' القول البدیع ص ۸۷۔ ۲۸۶۔

منافقین کا انداز:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: اِن سے جب کبھی کہا جائے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نازل کردہ کلام کی اور رسول (اللہ ﷺ) کی طرف آؤ تو آپ (ﷺ) دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ (ﷺ) سے منہ پھیر کر رُک جاتے ہیں''۔ (النسآء:۶۱)

''اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ) اِستغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ (ﷺ) دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں''۔ (المنافقون:۵)

وہ اَحادیث مبارکہ جو مطلقاً زیارت قبور کے حکم پر مشتمل ہیں اِس مسئلہ پر اتنی ہیں کہ حدِ تواتر کو پہنچتی ہیں جیسے کہ ''نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر'' میں ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کا حکم اُن احادیث سے بھی ثابت ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو (اَب) قبروں کی زیارت کیا کرو''۔ ۳

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ اپنی قریباً ۱۰۰۰ سال پرانی تصنیف ''الشفا'' میں فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روضۂ اَقدس کی زیارت مسلمانوں کے اَعمال میں سے ایسا عمل ہے جس پر اجماع ہے اور یہ ایسا فضیلت کا کام ہے جس کی ترغیب دی گئی ہے۔

اور اُنہوں نے دوسری جگہ حضرت ابن عبدالبر علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی زیارت مباح ہے اور رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مقدس کی طرف سفر کرنا واجب ہے''۔ ۴

شارح مسلم حضرت امام نووی علیہ الرحمہ اور حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ نے بھی سفر کے مستحب ہونے پر اجماع کی تصریح کی ہے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے جو مشہور عالم فقیہہ محدث حنفی ہیں اُنہوں نے لکھا ہے کہ چند حضرات کے علاوہ جن کا خلاف کچھ معتبر نہیں۔ بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور ﷺ کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں سے ہے اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعۂ اُمید اور وسیلہ ہے۔ اِس کا درجہ واجبات کے قریب ہے بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے اُس شخص کے لئے جس میں وہاں حاضری کی وسعت ہو اُس کا چھوڑنا بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ وہاں قیام کے ارادہ سے چلنا مکہ مکرمہ میں قیام کے اِرادہ سے چلنے سے افضل ہے۔ فقط' درمختار میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرانور کی زیارت مندوب ہے بلکہ بعض علماء نے اُس شخص کے حق میں جس میں وسعت ہو واجب کہا ہے۔ حضرت علامہ شامی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ حضرت خیر رملی شافعی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن حجر علیہ الرحمہ سے اِس قول کو نقل کیا اور اِس کی تائید کی۔ یقیناً نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے جتنے اِحسانات اُمت پر ہیں اور جو توقعات دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد آپ ﷺ سے وابستہ ہیں اُن کے لحاظ سے وسعت اور طاقت کے بعد بھی حاضری نہ نصیب ہو تو بے حد محرومی ہے اور معمولی اعذار سے اِس سعادت عظمیٰ سے محرومی اِنتہائی قساوت اور جفا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ محی الدین نووی شافعی علیہ الرحمہ متوفی ۶۷۶ ہجری لکھتے ہیں: بَابُ زِیَارَۃِ قَبْرِ مَوْلَانَا وَسَیِّدُنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.... الخ (الایضاح ص ۴۸۷)

محقق بے بدل حضرت امام کمال الدین بن الہمام حنفی علیہ الرحمہ متوفی ۸۶۱ھ لکھتے ہیں: اَلْمَقْصِدُ الثَّالِثُ فِیْ

۳ (مسلم حدیث نمبر ۹۷۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۳۵' نسائی حدیث نمبر ۸۹/۴' ترمذی ۱۰۶۰' مسند احمد ۳۵۵/۵) یہ حدیث عام ہے اس لئے کہ فعل شرط کے انداز میں عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ ۴ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ۲/ ۴۴' ۷۵/۲۔

زِيَارَةِ قَبْرَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ زیارتِ قبرِانور افضل مندوبات میں سے ہے۔ مناسک الفکر اور شرح المختار میں ہے کہ یہ اِستطاعت رکھنے والے کے لئے واجب ہے۔ آداب حاضری کے بارے میں لکھتے ہیں پھر زائر قبرانور کے پاس آئے۔ حجرۂ انور کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت کرے۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ زائر آپ ﷺ کے سامنے آپ کو وسیلہ بناتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ کریم میں دُعا کرے سب سے اہم حسنِ خاتمہ' اللہ تبارک وتعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کی رضا اور اپنی مغفرت کی دُعا ہے پھر حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ سے اِن جیسے الفاظ سے شفاعت کی درخواست کرے۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْأَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ فِیْ اَنْ اَمُوْتُ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) سے شفاعت کا سوال ہے اور میں آپ (ﷺ) کو وسیلہ بناتا ہوں اس بات میں کہ میری موت آپ (ﷺ) کی ملت اور سُنّت پر ہو''۔

اور اِس طرح کے کلمات سے گزارش کرے جن میں شفقت اور مہربانی کی درخواست ہو پھر ہر روز جنت البقیع میں قبور صحابہ علیہم الرضوان وتابعین کی زیارت کرے۔ جمعرات کی صبح شہداء اُحد کی خدمت میں حاضری دی جائے۔ سب سے پہلے سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا چاہئے۔ اِس کے بعد اُحد پہاڑ کی زیارت کرے۔ حدیث صحیح میں ہے اُحد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس کھڑے تھے۔ ''میں گواہ ہوں کہ تم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! اِن کی زیارت کرو اِن کو سلام دو۔ قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اِن پر قیامت تک جو بھی سلام کہے گا' یہ اُس کا جواب دیں گے''۔ ۵

حضرت محقق الشیخ حسن العدوی المالکی علیہ الرحمہ (م ۱۳۰۳ ہجری) جو کہ عظیم محدث بھی ہیں' لکھتے ہیں:

''آپ ﷺ کی قبرانور کی زیارت اعظم قربات' مقبول ترین طاعت اور اعلیٰ درجات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ زائر کو چاہئے کہ وہ ہر ممکن خشوع وخضوع کے ساتھ حاضری دے۔ سلام عرض کرتے وقت اِعتدال سے کام لے یعنی نہ آواز زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل خفی۔ زائر کو یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ حاضری قبلہ کی طرف سے ہونی چاہئے۔ اگر صاحبین کے مبارک قدموں کی طرف ہو تو یہ ادب زیادہ بہتر ہے۔ حاضری کے وقت یوں کھڑا ہو کہ پشت قبلہ کی طرف اور منہ آپ کی جانب ہو''۔

آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی صورت اپنے ذہن میں جمائے۔ اپنے دِل میں آپ ﷺ کے مقام عالیہ کے جلال و رُعب کو محسوس کرتے ہوئے حضورِ قلب' جھکی ہوئی آنکھوں' پست آواز اور سکونِ اعضاء کے ساتھ عرض کرے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** ۶

حضرت ابوجعفر المنصور عباسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ اُنہوں نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''میں حاضری کے وقت دُعا کرتے ہوئے منہ کس کی طرف کروں۔ کعبہ کی طرف یا آپ ﷺ کی طرف''۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو آپ ﷺ سے اپنے منہ کو پھیرتا ہے حالانکہ آپ ﷺ قیامت کے روز تیرے اور تیرے والد حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں بلکہ آپ (ﷺ) کی طرف متوجہ ہو اور آپ ﷺ کو سفارشی بنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کی سفارش قبول فرمائے گا اور سورۂ نساء کی آیت ۶۴ ذکر کی۔ ۷

---

۵ مستدرک حاکم' بیہقی طبرانی' شرح الصدور' احوال القبور' فتح القدیر ۲/۳۳۷_۳۳۶۔ ۶ مشارق الانوار للامام محدث الشیخ حسن العدوی المالکی۔ ۷ الشفاء ۲/۴۲_۴۳' شفاء السقام ص ۱۱۵' وفاء الوفا ۲/۴۲۲' مواہب اللدنیہ' اتحاف الزائر ۱۵۳' ہدایۃ السالک ۳/۱۳۸' القربۃ الی رب العالمین للامام ابن بشکوال رقم ۸۴' فضائل مالک۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفی ۲۴۱ھ اور حضرت امام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں کہ حضرت داؤد بن سلیمان علیہ الرحمہ نے کہا' کہ ''ایک دن مروان آیا اُس نے ایک آدمی کو (رسول اللہ ﷺ) کی قبر انور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے پایا تو اُس نے اُس کو گردن سے پکڑ کر کہا کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ تو جب اُس نے توجہ کی تو وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی) تھے۔ اُنہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں''۔ ۸

مندرجہ بالا روایت کو حضرت امام حاکم علیہ الرحمہ اور حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ نے صحیح کہا ہے۔

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو (شام میں) خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال' یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کو حاضر ہو؟ تو حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ غمگین ڈرتے ہوئے جاگے' اور اپنی سواری پر سوار ہوئے' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوئے تو رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ قبر انور پر ملنے لگے' تو حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو سینہ سے لگا لیا اور دونوں کو بوسہ دیا۔ ۹

شیخ الاسلام حضرت امام نووی شافعی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''روس المسائل'' میں حضرت حافظ ابو موسیٰ الاصبہانی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت امام مالک بن انس علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب آدمی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آئے تو قبلہ کی طرف پیٹھ پھیر کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف رُخ کر کے آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھی پڑھے اور دُعا بھی کرے۔ ۱۰

حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس واطہر وانور میں سلام پیش کرتے وقت اِس حدیث شریف کو اپنے ذہن میں رکھا جائے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق: ''بندۂ مومن کی حرمت اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک کعبۃ اللہ سے بھی بڑی ہے''۔ ۱۱

جب بندۂ مومن کی عزت وحرمت کا عنداللہ یہ عالم ہے تو جن پر ایمان لا کر بندہ' بندۂ مومن بنتا ہے۔ اُن ﷺ کی عزت و حرمت اللہ کے نزدیک کتنی ہوگی اور کعبۃ اللہ کی طرف پیٹھ کر کے اُن کی طرف منہ کر کے دُعا کرنا کیوں کر جائز نہ ہوگا اور یہ تو اللہ کا حکم بھی ہے کہ: وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ''اور رسول اللہ (ﷺ) کی تعظیم و توقیر کرو''۔ (الفتح:۹) ''اور میرے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو''۔ (المائدۃ:۱۲)

''اِس (رسول ﷺ) پر ایمان لائیں اور اِس کی تعظیم کریں اور اِسے مدد دیں''۔ (الاعراف:۱۵۷)

محدث جلیل' محقق کبیر حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ متوفی ۵۴۴ ہجری اپنی مشہور کتاب ''الشفاء'' میں فرماتے ہیں: ''جان لو کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حرمت آپ (ﷺ) کے وصال کے بعد بھی اور توقیر و تعظیم لازم ہے جیسا کہ آپ (ﷺ) کی ظاہری حیات میں تھی''۔ (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۳۵)

آپ (ﷺ) کی ذاتِ اقدس تو ایسی برکات واشراف کا مجموعہ و سرچشمہ اور مرکز ہے کہ اَسلاف کے عقیدہ کے مطابق وہ زمین جو آپ ﷺ کے جسم مبارک کو چھو رہی ہے' وہ ہر چیز سے افضل ہے حتیٰ کہ بالاجماع کعبہ سے عرش سے کرسی سے۔

یہ عقیدہ ہے حضرت اِمام مالک بن انس' اِمام غزالی' اِمام جلال الدین سیوطی' ملا علی قاری' اِمام ابن عقیل حنبلی' اِمام قاضی عیاض مالکی' علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی' علامہ ابن الحاج مکی' علامہ زین الدین ابوبکر بن حسین مراغی' علامہ ابن عساکر' علامہ نور الدین حلبی' اِمام محمد المہدی الفاسی' علامہ علاؤ الدین بن حصکفی بغدادی' اِمام سیّد احمد بن عابدین شامی' علامہ آلوسی بغدادی' علامہ

۸ مسند احمد ۵/۴۲۲' مستدرک حاکم ۵/۵۰۷' مجمع الزوائد۔ ۹ تہذیب تاریخ دمشق ۴/۱۷' سیر اعلام النبلاء ۱/۵۳۸' وفاء الوفا ۴/۳۵۶۔ ۱۰ اشفا السقام ص ۱۱۹ للامام تقی الدین سبکی شافعی۔ ۱۱ السنن ابن ماجہ ۲/۱۲۹۷ نمبر ۳۹۳۲۔

ابن قیم' علامہ عمر بن احمد الخرپوتی' علامہ علاؤ الدین' علامہ بحر العلوم عبد العلی محمد انصاری' شاہ فضل رسول بدایونی' امام احمد رضا محدث بریلوی' علماء دیوبند کا متفقہ عقیدہ' شبیر احمد عثمانی' منظور احمد نعمانی' اشرف علی تھانوی' محمد زکریا سہارنپوری اور انور شاہ کشمیری کا۔ ۱۲

بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری کے چند آداب:

(۱) راستہ بھر دُرود و ذکر شریف کی کثرت کریں۔

(۲) جب حرم مدینہ نظر آئے تو روتے' سر جھکاتے' آنکھیں نیچی کیے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں شہر مبارک میں داخل ہوں۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے (حدائق بخشش)

(۳) جب گنبد انور پر نگاہ پڑے تو دُرود و سلام کی کثرت کریں۔

(۴) جب مدینۃ المنورہ پہنچیں جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں ڈوب جائیں۔

(۵) بارگاہِ اَقدس میں حاضری سے پہلے تمام ضروریات (جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو) سے نہایت جلد فارغ ہو جائیں اور اُن کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہوں۔

(۶) وُضو اور مسواک کریں' غسل بہتر ہے۔ سفید و پاکیزہ کپڑے پہنیں اور نئے بہتر' سرمہ اور خوشبو لگائیں' مشک افضل ہے۔

(۷) اَب فوراً آستانۂ اَقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہوں۔ رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بنائیں اور دل کو بزور رونے پر آمادہ کریں اور اپنی سنگدلی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اِلتجا کریں۔

(۸) جب درِ مسجد پر حاضر ہوں۔ **بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ**۔ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن اَدب ہو کر داخل ہوں۔

(۹) اِس وقت جو اَدب و تعظیم فرض ہے۔ ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ' زبان' کان' ہاتھ' پاؤں اور دل سب خیال غیر سے پاک کریں۔ مسجد اَقدس کے نقش و نگار کی طرف بھی متوجہ نہ ہوں۔

(۱۰) ہرگز ہرگز مسجد شریف میں کوئی حرف چلّا کر نہ نکلے۔

(۱۱) یقین جان لیں کہ حضور انور ﷺ سچی حقیقی دُنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے پردہ فرمانے سے پہلے تھے۔ اِن کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کیلئے تھی اِن کا اِنتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: ''شبِ معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہمارا گزر ہوا وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر انور میں نماز پڑھ رہے تھے''۔ ۱۳

(۱۲) اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں''۔ ۱۴

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: ''اللہ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا ہے''۔ ۱۵

اِمام نووی' اِمام حاکم و اِمام ملا علی قاری اور امام ذہبی

---

۱۲ الشفاء ۲/ ۵۷' نسیم الریاض ۳/ ۵۳۱' عرف الشذی ص ۱۴۱' فتاویٰ رضویہ ۴/ ۶۸۷' جواہر البحار ۲/ ۲۴۹' سبل الہدیٰ والرشاد ۳/ ۳۱۵' الزبدۃ العمدۃ ص ۶۸' بدائع الفوائد ۳/ ۱۳۵' الخصائص الکبریٰ ۲/ ۲۰۳' مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/ ۱۹۰' المدخل ۱/ ۲۵۷' تحقیق النصرہ ص ۱۰۴' سیرت حلبیہ ۳/ ۳۶۶' مطالع المسرات ص ۱۹۱' دُرِ مختار مع شامی ۱/ ۶۲۶' تفسیر روح المعانی ۲۵/ ۱۱۳' شرح الخرپوتی ص ۱۱۰' الدرا منتقی ۱/ ۳۱۲' بیان الارکان ص ۲۸۲' سیف الجبار ص ۱۱۴' المہند' فتح الملہم ج ۳' سیف یمانی ص ۱۲۰' امداد الفتاویٰ ۶/ ۱۱۳' فضائل حج ص ۱۴۸۔ ۱۳ صحیح مسلم ۲/ ۲۶۸' مسند اِمام احمد بن حنبل ۳/ ۱۴۸' صحیح ابن حبان ۱/ ۱۳۹' سنن نسائی ۱/ ۲۴۳' مسند ابی یعلی ۶/ ۷۱' شرح السنۃ ۷/ ۱۰۴' کنز العمال ۱۱/ ۳۹۶' دلائل النبوۃ ۳/ ۳۸۷' جامع صغیر ۲/ ۱۵۴' خازن ۴/ ۱۳۷' ابن کثیر ۳/ ۷' الدر المنثور ۴/ ۱۵۰۔ ۱۴ (مسند ابی یعلی ۶/ ۱۴۷' حیاۃ الانبیاء للبیہقی ص ۱۵) فتح الباری ۲/ ۳۵۶' فیض القدیر ۳/ ۱۸۴' مرقات ۳/ ۲۴۱ اور تحفۃ الذاکرین ص ۲۸ اور نیل الاوطار میں حافظ ابن حجر عسقلانی' علامہ عبدالروف مناوی' ملا علی قاری اور علامہ شوکانی نے بالترتیب مذکورہ بالا حدیث کے صحیح ہونے کا قول نقل کیا ہے اور اِمام ہیثمی نے اِسے مجمع الزوائد ۸/ ۲۱۱ میں نقل کر کے کہا اِسے ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا اور ابو یعلی کے رجال ثقہ ہیں۔ ۱۵ ابوداؤد ۱/ ۱۵۷' مسند اِمام احمد بن حنبل ۴/ ۸' ابن ماجہ' صحیح ابنِ خزیمہ ۳/ ۱۱۸' صحیح ابن حبان ۳/ ۱۸۷' مستدرک حاکم ۴/ ۵۴۰۔

نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ۱۶

علامہ ابنِ قیم الجوزی بھی ''حیات النبی ﷺ بعد ازوفات کے قائل ہیں''۔ ۱۷

قاضی شوکانی م ۱۲۵۰ھ لکھتے ہیں ''محققین کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ ﷺ اپنی اُمت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں۔ ۱۸

حضرت امام محمد ابن الحاج مکی علیہ الرحمہ اور حضرت امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اِس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں اور اُن کی نیتوں' اُن کے اِرادوں' اُن کے دِلوں کے خیالات کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور ﷺ پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں''۔ ۱۹

شیخ المحد ثین علامہ علی قاری مکی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''بے شک رسول اللہ ﷺ تیری حاضری اور تیرے کھڑا ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال و کوچ ومقام سے آگاہ ہیں''۔ (مسلک متقسط مع ارشاد الساری ص ۳۳۸)

(۱۳) اگر فرض نماز کا وقت ہو تو ادا کریں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو نفل تحیۃ المسجد وشکرانہ حاضری دربارِ اَقدس ادا کریں اور اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں اَدب واحترام کے ساتھ سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی دُعا کریں۔

(۱۴) اَب کمال اَدب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے' آنکھیں نیچی کیے لرزتے' کانپتے' گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے' حضور انور ﷺ کے عفو وکرم کی اُمید رکھتے ہوئے قدمین شریفین یعنی مشرق موجودہ باب البقیع کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہوں کہ اِس سمت سے حاضر ہونے میں حضور علیہ السلام کی نگاہ بیکس پناہ آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات آپ کیلئے دونوں جہانوں میں کافی ہے۔

(۱۵) اَب کمال اَدب وخوف و اُمید کے ساتھ زیر قندیل سنہری مبارک جالیوں سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔ لباب وشرح لباب و اختیار شرح مختلف فتاویٰ عالمگیری وغیرہ معتمد کتابوں میں اس اَدب کی تصریح فرمائی گئی ہے: ''حضور ﷺ کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے''۔ ۲۰

''دست بستہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھڑا ہو''۔ ۲۱

(۱۶) خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ خلاف اَدب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ آپ ﷺ کی رحمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے حضور بلایا' اپنے مواجہہ اَقدس میں جگہ بخشی' اُن کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ آپ کی طرف تھی' اَب خصوصیت اور اِس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔

(۱۷): الحمدللہ اَب کہ دل کی طرح آپ کا منہ بھی اُس مبارک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے۔ نہایت اَدب و وقار کے ساتھ باآواز حزیں' دل شرمناک' جگر چاک چاک' معتدل آواز سے نہ بلند وسخت کہ اُن کے حضور آواز بلند کرنے سے اَعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور نہ نہایت پست کہ سُنّت کے خلاف ہے۔ عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

جہاں تک ہو سکے صلوٰۃ وسلام کی کثرت کریں۔ بار بار عرض کریں:

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰه ۲۲

پھر اگر کسی نے سلام عرض کرنے کیلئے کہا ہو تو اُس کا

۱۶ کتاب الاذکار ص ۱۰۶' مستدرک حاکم ۴/۵۶۰' مرقات ۳/۲۳۸' تلخیص المستدرک ۱/۲۷۸۔ ۱۷ کتاب الروح ص ۵۷۔ ۱۸ نیل الاوطار ۴/۱۸۳' عون المعبود شرح ابوداؤد ۱/۴۰۵۔ ۱۹ المدخل ۱/۲۵۲ زرقانی علی المواہب ۸/۳۴۸۔ ۲۰ فتاویٰ عالمگیری ۱/۲۶۵۔ ۲۱ شرح لباب ص ۳۳۷۔ ۲۲ شرح لباب مع ارشاد الساری ص ۳۳۹۔

سلام عرض کریں اور مؤلف کا بھی سلام سرکارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیں تو نوازش ہوگی۔

(۱۸) پھر ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر افضل البشر بعد الانبیاء امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اُن کے چہرۂ انور کے سامنے سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ

پھر اتنا ہی ہٹ کر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روبرو کھڑے ہوکر سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْن
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۲۳

پھر دونوں مبارک ہستیوں کے درمیان کھڑے ہوکر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اجتماعی سلام عرض کریں۔

(۱۹) جنت البقیع و اُحد و قبا کی زیارت سُنّت ہے۔

زائر کو کیسی کیسی برکتیں اور فضیلتیں حاصل ہیں۔

آقا کریم رؤف والرحیم ﷺ فرماتے ہیں:

(۱) ''جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی''۔ ۲۴

(۲) حضور پُر نور سیّد العالمین محمد رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے''۔ ۲۵

ایک روایت میں گھر کی جگہ قبر کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ ۲۶

(۳) حدیث مبارک کی رُو سے مدینہ طیبہ میں دوگنی برکت ہے مکہ مکرمہ سے ۲۷

ایک لاکھ نماز کا ثواب چونکہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ اِسی لئے مدینہ طیبہ میں دولاکھ کا ثواب ہوا اور اِس کے علاوہ مندرجہ ذیل حدیث مبارک سے ۵۰ ہزار کا اور جمع ہو کہ کم از کم ۲۵۰۰۰۰ نمازوں کا ثواب ایک نماز پڑھنے پر ملتا ہے۔ الحمدللہ!

(۴) حدیث مبارکہ میں ہے' آقا رؤف الرحیم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس کا مفہوم یہ ہے: ''میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے''۔ ۲۸

صحیح حدیث مبارکہ میں ہے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا: ''جس سے چالیس (۴۰) نمازیں میری مسجد میں فوت نہ ہوں' اُس کیلئے دوزخ ونفاق و عذاب سے آزادیاں لکھی جائیں گی''۔ ۲۹

جناب رسول ﷺ کو اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں وسیلہ کے طور پر پیش کرنے کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور اَحادیثِ مبارک ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) ''اے ایمان والو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو''۔ (المائدۃ:۳۶)۔

(۲) ''اور اِس سے پہلے وہ اُس نبی (علیہ السلام) کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر''۔ (البقرۃ:۸۹)

یہودی' حضور اکرم ﷺ کی آمد سے پہلے آپ ﷺ کے وسیلہ سے دُعا مانگتے تو اُن خیبر کے یہودیوں کو غطفان پر فتح حاصل ہوئی۔ جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اُنہوں نے

۲۳ شرح لباب مع اِرشاد الساری ص ۳۳۹۔ ۲۴ سنن دار قطنی ۲/ ۲۸۷' الشفاء ۲/ ۸۳' مسند البزار ۱/ ۵۷' مجمع الزوائد ۴/ ۲' کنز العمال ۴۲۵۸۳' نوادر الاصول ص ۱۴۸' فضائل الاعمال للحافظ ضیاء المقدسی ص ۴۱۴' ۴۱۳' الایضاح ص ۴۸۸' تحفۃ المحتاج ۲/ ۱۸۹' التلخیص الجیر ۲/ ۲۶۷ شفاء السقام۔ حضرت علامہ سیوطی و عبد الرؤف مناوی' علامہ ذھبی' ملاعلی قاری' علامہ خفاجی اور اِمام تقی الدین سبکی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اِس حدیث کی حسن صحیح اور جید الاسناد تسلیم کیا ہے۔ ۲۵ مسند اِمام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۱۰۹۱۲' صحیح مسلم نمبر ۳۴۶۴' ترمذی ۲/ ۲۳۱' مؤطا اِمام مالک ص ۱۸۳۔ ۲۶ کنز العمال رقم الحدیث ۳۴۹۴۷' ۳۴۹۴۹' ۳۴۹۵۶' مسند احمد ۳/ ۶۴' ابی یعلی ۲/ ۱۳۳۱' سنن الکبریٰ ۵/ ۲۴۶۔ ۲۷ بخاری ۲/ ۶۷' مسلم ۱/ ۴۴۲' مشکوٰۃ ص ۲۴۰۔ ۲۸ ابن ماجہ' مشکوٰۃ۔ ۲۹ مسند اِمام احمد بن حنبل ۳/ ۱۵۵' حدیث نمبر ۱۲۶۱۱۔

آپ ﷺ کا اِنکار کر دیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (ہدایۃ الحیاریٰ للا بن قیم ص ۴۹۳' معالم التنزیل ۱/۹۳)

(۳) ''اور اللہ کا کام نہیں کہ اُنہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب آپ ﷺ اُن میں تشریف فرما ہو''۔ (الانفال: ۳۳)

(۴) ایک نابینا صحابی کی بینائی ملنے کی دُعا کرنے کے اصرار پر آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وُضو کرکے دو نفل ادا کرنے کا حکم کرنے کے بعد یہ دُعا تعلیم فرمائی: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ۔** ۳۰

ترجمہ دُعا: ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنی اِس حاجت کو اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ پوری کر دی جائے' اے اللہ! میرے حق میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما''۔

یہی دُعا وصال نبوی ﷺ کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ (صحابی) نے ایک اور حاجت مند کو سکھائی اور اُس کا کام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بن گیا۔ ۳۱

حضرت اِمام طبرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ایک شب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے آبِ وضو وغیرہ ضروریات کے لئے حاضر لایا' آقا کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں''۔

میں نے عرض کی: **اَسۡئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الۡجَنَّۃِ** فرمایا: ''کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں''۔ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: ''تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے''۔ ۳۲

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''مطلقاً بلا تخصیص فرمانا کہ جو چاہو سوال کرو۔ اِس سے خاص بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تمام کام حضور ﷺ کے دستِ کرامت میں ہیں جو چاہیں اور جس کو چاہیں خداوندِ قدوس کے حکم سے دیں''۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

زیارتِ مسجدِ قبا:

وضو کرکے مسجدِ قبا جانا اور اس میں نماز پڑھنا سُنّت ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خود ایسا کیا اور دوسروں کو اِس کی ترغیب دلائی۔ مسجدِ قبا میں دو نفل نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

دُعا:

یاربُّ العالمین! تیرا یہ عاجز اور گنہگار بندہ تیرے دربار میں حاضر ہے اور تیرے حضور' اپنے اَعمال پر شرمندہ' دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ اے میرے رحیم وکریم رب! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے اِس گنہگار بندے کو اپنے عظیم گھر اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے پُرنور روضے کی حاضری نصیب فرمائی۔ اے میرے ربّ! میری نمازوں' نوافل' میری دُعاؤں' خیرات وصدقات اور میرے اعمال میں جو کوتاہی سرزد ہوئی ہو' اُسے اپنی رحمت سے درگزر فرماتے ہوئے قبول فرما اور میری بخشش کا ذریعہ بنا۔ (آمین)

اے مالکِ کائنات! مجھے اپنے پیارے گھر اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے روضۂ مبارک کی بار بار زیارت نصیب فرما اور اِس طرح نصیب فرما جیسا کہ اِس کا حق ہے۔ تاکہ میرا یہ شوق! سفر کی مشکلات' میری محنت آپ کی رضا کے حصول کا

---

۳۰ (ابن ماجہ ۱/۴۴۱' ترمذی ۲/۱۹۸' بخاری فی تاریخ الکبیر ۶/۲۰۹' عمل الیوم واللیلہ للنسائی ۴۱۷' مسند احمد ۴/۱۳۸' ابن خزیمہ ۲/۲۲۵' جامع صغیر ۱/۵۹' مستدرک حاکم ۱/۳۱۳' کنزالعمال ۱/۹۳' مجمع الزوائد ۲/۲۷۹' ابن السنی ۲۰۹' طبرانی فی الکبیر ۹/۳۱' دلائل النبوۃ ۶/۱۶۶) دُعا کے بعد اُن صحابی کی بینائی فوراً لوٹ آئی۔ ۳۱ طبرانی فی الکبیر ۹/۳۱' برقم ۸۳۱۱' وفی الصغیر ۱/۲۰۱' مجمع الزوائد ۲/۲۷۹' الترغیب والترہیب ۱/۴۷۴' شفاء السقام ص ۱۶۷' فتاویٰ ابن تیمیہ ۱/۲۷۳۔ ۳۲ صحیح مسلم ۱/۱۹۳' سنن نسائی ۱/۱۳۴' ابوداؤد ۱/۲۲۸' طبرانی فی الکبیر ۵/۵۷' مسند امام احمد بن حنبل ۴/۵۹ برقم ۱۶۶۹۴' ۱۶۶۹۵' مشکوٰۃ۔

ذریعہ اور بخشش کا وسیلہ بن سکے۔

اے میرے اللہ! تیرے اِس پاک مقام کا واسطہ' تیرے محبوب ﷺ کی رحمت کا واسطہ' میرے ماں باپ کے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو معاف فرما' اُن کے درجات بلند فرما اور اُنہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرما۔ اے میرے اللہ! میرے اہل و عیال' میری بیوی اور اولاد کے ہر چھوٹے بڑے گناہ کو اپنی رحمت کے صدقے معاف فرما دے۔ ہماری بچیوں کو نیک خاوند' بیٹوں کو نیک اور فرمانبردار بیویاں اور اُن کی اولاد کو صالح اور دین پر پوری طرح کاربند رہنے والا بنا۔ اُنہیں بُرے وقت' بُرے دوستوں' بُرے رشتہ داروں' بُرے حاکموں' بُری بیماریوں اور بُری موت سے بچانا۔

اے اللہ! ہمیں کبھی کسی کا محتاج نہ کرنا' ہمیں دین و دُنیا کی دولت سے مالا مال کرنا اور ہمیں توفیق دینا کہ ہم اپنے تمام وسائل تیری رضا کیلئے' تیرے دین کے راستے پر صرف کریں۔ ہمیں غریبوں' یتیموں' مسکینوں' بیواؤں اور دُکھی لوگوں کی خدمت کا جذبہ عطا فرما۔ ہمیں مانگنے کا طریقہ نہیں آتا' تو ہمیں مانگنے کا طریقہ سکھا۔ ہمیں بن مانگے عطا فرما اور ہمیں اپنا صابر و شاکر بندہ بنا۔

اے اللہ! اُن عزیز و اقارب' دوستوں کی جائز دُعاؤں اور تیرے وہ بے شمار بندے جو تیرے دَر کی حاضری کی تڑپ رکھتے ہیں لیکن اُن کے پاس وسائل نہیں۔ اُن کے لئے اپنے در کی حاضری کے اَسباب پیدا فرما دے۔

اے اللہ! عالم اسلام پر نظرِ کرم فرما' اُنہیں اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرو دے۔ مسلمانوں کو سچے اور سیدھے دین اسلام کو سمجھنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں اِسلام دُشمن لوگوں کے فتنوں سے محفوظ فرما۔ ہمارے پیارے ملک پاکستان پر اپنی خصوصی رحمت فرما۔ اِسے دُشمنوں کی نظرِ بد اور شرانگیز منصوبہ بندیوں سے محفوظ رکھنا۔ تو ہی ہماری دُعا سننے والا قبول کرنے والا ہے۔

☆☆☆

(صفحہ نمبر ۲۳ کا بقیہ)

بیوی کے پاس گیا تو اُسے کہا' اے اُمِ صفوان! کیا تم نے دیکھا نہیں (سُنا نہیں) کہ مجھے سعد (رضی اللہ عنہ) نے کیا کہا ہے؟ اُس نے (اُمیہ کی بیوی) نے پوچھا کیا کہا ہے؟ اُمیہ نے کہا' اُس نے کہا ہے' (حضرت) محمد (ﷺ) نے فرمایا ہے: وہ مجھے قتل کریں گے۔۱۲ میں نے سعد سے کہا' مکہ مکرمہ میں تو اُس نے کہا' یہ معلوم نہیں۔ اُمیہ نے کہا' اللہ کی قسم! میں مکہ مکرمہ سے باہر نہیں جاؤں گا۔ جب جنگِ بدر کا وقت آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو لڑائی کیلئے نکالنا چاہا تو اُن سے کہا' اپنے قافلے کی حفاظت کرو۔ اُمیہ نے مکہ مکرمہ سے نکلنا اچھا نہ سمجھا تو ابوجہل نے اُس کے پاس آکر کہا' اے ابوصفوان! جب لوگ تجھے دیکھیں گے کہ تم لشکر کے پیچھے رہ گئے ہو حالانکہ تم اِس وادی مکہ مکرمہ کے سردار ہو تو وہ بھی تمہارے ساتھ پیچھے رہ جائیں گے (اور جنگ کرنے نہ نکلیں گے)۔ غرض ابو جہل (مردود) اِسی طرح اُسے سمجھاتا رہا حتیٰ کہ اُمیہ سے کہا' اگر تو مجھے مجبور کرتا ہے تو بخدا میں تیز رفتار اُونٹ خریدتا ہوں پھر اُمیہ نے اپنی بیوی سے کہا' اے اُم صفوان! میرے سفر کا سامان تیار کردے تو اُس نے کہا' **يَا اَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَاقَالَ لَکَ اَخُوکَ الْيَثْرِبِیُّ**؟ ''اے ابوصفوان! کیا تم اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہو؟ اُس نے کہا' نہیں بھولا نہیں۔ مگر تھوڑی دُور تک اِن لوگوں کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب اُمیہ نکلا تو جہاں اُترتا وہیں اُونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا (تاکہ بھاگنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے احتیاط کرتا رہا۔ **حَتّٰی قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِبَدْرٍ** ۱۳ ''یہاں تک اللہ عزوجل نے اُسے قتل کر دیا۔

---

۱۲ اگرچہ وہ مشرکین آپ ﷺ کی رسالت کے منکر تھے' اِس کے باوجود وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ جو فرماتے ہیں ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ کلمہ پڑھتے کہتے ہیں ''نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو آنے والی باتوں کا علم نہیں تھا۔ ابن چہ بوالعجبی است ''یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اُمیہ کے مارے جانے کی پیشتر ہی خبر دے دی تھی''۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۲۳۵) اسے علم غیب کہتے ہیں۔ ۱۳ بخاری جلد ۲ ص ۵۶۳۔

صدمہ برادرانِ طریقت حاجی محمد اقبال یوسفی (شاد باغ) کی زوجہ محترمہ مورخہ 10-09-26 کو قضائے الٰہی سے اِنتقال فرما گئی ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ کی نمازِ جنازہ بعد از نمازِ عصر حضرت علامہ منیر احمد یوسفی صاحب (چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور) نے پڑھائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں شوہر' ۴ بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب' انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور ادارہ ماہنامہ سیدھا راستہ سوگواران کے غم میں برابر شریک ہے۔

الحج والعمرة والزّيارة

اس کتاب میں حج وعمرہ اور اس کے فضائل وآداب اور سفرِ حج کا ارادہ کرنے والوں کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے' اُن کا بیان کیا گیا ہے۔

تالیف: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ہدیہ 100 روپے

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36823128,36846677,0300-4274936

حقوقِ فوت شُدگان

تالیف: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ہدیہ 200 روپے

ملنے کا پتا: (۱) جامع مسجد نگینہ 977-A' بلاک B-III' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0300-4274936 (۲) علمی بک ڈپو' اردو بازار لاہور (۳) نظامیہ کتاب گھر' زبیدہ سنٹر' اُردو بازار لاہور (۴) مکتبہ نبویہ' گنج بخش روڈ لاہور (۵) مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء وطالبات

داخلہ جاری

ناظرہ' حفظ | ترجمۃ القرآن | تفسیر قرآن
الشہادۃ الثانویہ خاصہ | الشہادۃ العالیہ | الشہادۃ العالمیہ

کی کلاسز کے لئے تمام برانچوں میں داخلہ جاری ہے

درس نظامی برائے طلباء کی کلاسز کا آغاز ماہ شوال المکرم سے ہوگیا ہے۔ بیرونی طلباء وطالبات کے لئے ہوسٹل میں رہائش کا معقول انتظام ہے۔ خواہشمند طلباء وطالبات دفتر میں رابطہ کریں

زیر اہتمام: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
متصل جامع مسجد نگینہ: 977-A بلاک بی III' گجر پورہ' چائنہ سکیم لاہور
36846677,36823128,0322-4730747,0321-4421871

ناظم اعلیٰ: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور
0300-4274936,

جہاد میں حیات ہے

از قلم: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

جہاد بنا ہے جہد سے جُہد جیم کے پیش سے یا زیر سے' اِس کا معنی محنت و کوشش اور مشقت ہے۔ دینی اِصطلاح میں حق کی سربلندی اور اُس کی اِشاعت و حفاظت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد' قربانی اور ایثار گوارا کرنا اور اُن تمام مالی اور جسمانی قوتوں کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں کو عطا ہوئی ہیں' اُس کی راہ میں صرف کرنا۔ یہاں تک کہ اُس کے لئے اپنے اہل وعیال کی جان تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی کوششوں کو توڑنا' اُن کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا' اُن کے حملوں کو روکنا اور جنگ کے میدان میں اگر اُن سے لڑنا پڑے تو اُس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا' یہی ''جہاد'' ہے۔ جہاد کا اِسلام میں بہت بڑا درجہ ہے اور یہ بہت بڑی عبادت ہے۔

عام مومن اپنا مال' وقت اور ہمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جبکہ مجاہد اپنی جان سے دین اِسلام کی خدمت کرتا ہے۔ جان بڑی پیاری نعمتِ الٰہیہ ہے' اِس لئے مجاہد کے جذبہ کی قدر فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کو مجاہد بہت پیارا ہے۔

اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے کی بڑی فضیلت اور درجات ہیں۔ دین کو قائم رکھنے اور بے کس و مفلس پیروکارانِ اِسلام کی مدد و نصرت کے لئے جہاد دین کا اہم رکن ہے۔ نماز' روزہ' حج وزکوٰۃ وغیرہ ایسے فرائض ہیں جو دینِ اسلام کی اَساس ہونے کے ساتھ ساتھ اِنسان کی ذات کو فائدہ پہنچاتے ہیں جبکہ جہاد ایسا فریضہ ہے' جس کا تمام مسلمانوں اور دین اِسلام کو فائدہ ہے۔

اِسلام میں تصورِ جہاد:

اِسلام میں جہاد کا تصور کیا ہے؟ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ دُنیا خیر وشر کا مجموعہ ہے۔ یہاں بھلائی اور بُرائی دونوں طاقتیں موجود ہیں اور دونوں اکثر ٹکراتی رہتی ہیں۔ بُرائی غالب آنے کی کوشش کرتی ہے جبکہ حق غالب ہونے اور رہنے کے لئے ہے۔

اِس سلسلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشادِ لاریب ہے: ...وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (الصف:۸) ''اللہ (ﷻ) اپنے نور کی تکمیل فرمائے گا اگرچہ کافروں پر ناگوار ہو''۔

یہ فطری بات ہے کہ اِسلام کو روکنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اِسلام اپنے ماننے والوں کو ہدایت دیتا ہے کہ اِسلام کی راہ میں جو بھی رکاوٹیں ہوں اُنہیں ہٹانے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اِس کوشش کو شریعتِ اسلامیہ نے ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا نام دیا ہے۔

اِس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر اُس کے دین کی پیروی اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے وہ سب کچھ کر ڈالا جائے جو بس میں ہو۔

جہاد کا مقصد دینِ اسلام کی حفاظت اور دنیائے شرک و کفر کے ظلم وستم کو روکنا ہے۔ اِسلام کے ماننے والے اگر طاقتور ہوں گے تو کفر وشرک والے مسلمانوں کو پریشان نہیں کریں گے اگر یہ پریشان کریں گے تو دندان شکن جواب ملنے سے اُن کے منصوبے اور ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ الانفال میں اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ.... (الانفال:۶۰) ''اور اُن کے لئے تیار رکھو جو قوت بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ اِن سے اُن کے دِلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں''۔ معلوم ہوا جہاد کی تیاری بھی عبادت ہے۔ غدارِ ملتِ اِسلامیہ' بزدل جرنیل پرویز مشرف کے دَور میں ہندوستان نے ہماری سرحدوں پر فوجیں بٹھا دی تھیں اگر ہم ایٹمی طاقت نہ ہوتے تو ممکن تھا کہ ہندوستان حملہ کی جرأت کرتا لیکن ایٹم بم کی موجودگی سے اُس کا دِل دہلتا رہا۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات میں گھوڑے میدانِ جنگ میں استعمال ہوتے تھے اور تیر اندازی

کی بڑی اہمیت تھی اور یہ بہت بڑا جنگی ہتھیار اور نہایت اہم فن تھا۔ تاہم گھوڑے آج بھی جنگی ضرورت اور اہمیت کے حامل ہیں مگر اِس کی جگہ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں جنگی سامان کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ رہی تیر اندازی تو اس کی اہمیت اب باقی نہیں رہی۔ اِس لئے اِس کی جگہ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ کے تحت آج کل میزائل راکٹ' جنگی جہاز' برین گن' بندوقیں اور بحری جنگ کے لئے آبدوزیں وغیرہ کی تیاری نہایت ضروری ہے۔

جس جہاد پر دین کی بقاء موقوف ہے اور جو ایمان کا فطری تقاضا ہو۔ دین میں اِس کا معمولی مقام نہیں ہو سکتا۔ اِسی لئے قرآنِ مجید جب سچے اِیمان والوں کا ذکر فرماتا ہے تو اِرشادِ عظیم ہوتا ہے: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (الانفال:۷۴) ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اور ہجرت کی) اور اللہ (ﷻ) کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی' مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں اور اُن کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی''۔

ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جس نظام کو لے کر دنیا میں تشریف لائے وہ محض نظریہ اور فلسفہ نہیں بلکہ عمل اور سراپا عمل ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔

قرآنِ مجید میں مسلمانوں کی مجاہدانہ اور عملی زندگی میں دو الفاظ اِرشاد ہوئے (۱) جہاد اور (۲) قتال۔ اکثر لوگ اِن دونوں الفاظ کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قرآنِ مجید میں دونوں الفاظ الگ الگ مضمون میں اِرشاد ہوئے ہیں۔ اِس لئے جہاد فی سبیل اللہ (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا) اور قتال فی سبیل اللہ (اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں لڑنا) اِن دونوں لفظوں کے ایک معنی نہیں ہیں۔ بلکہ اِن دونوں میں عام وخاص کی نسبت ہے یعنی ہر جہاد قتال نہیں بلکہ جہاد کی مختلف قسموں میں سے ایک قتال اور دشمنوں سے لڑنا بھی ہے:

جہاد کی اقسام:

(۱) نفس کے خلاف جہاد۔ (۲) علم کے ذریعے جہاد۔ (۳) مال کے ساتھ جہاد۔ (۴) جان سے جہاد۔ (۵) زبان سے جہاد۔

نفس کے خلاف جہاد:

(i) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (العنکبوت:۶۹) ''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی (جہاد کیا محنت اور تکلیف اُٹھائی) ہم اُنہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ (ﷻ) نیکوں کے ساتھ ہے''۔

یہ آیتِ کریمہ نفس کے خلاف جہاد کرنے اور شریعت و طریقت کی جامع ہے۔ جو لوگ توبہ کی کوشش کریں گے اُنہیں اِخلاص کی اور جو طلبِ علم میں کوشاں ہونگے انہیں عمل کی اور جو اتباعِ سُنّت میں کوشش کریں گے اُنہیں جنت کی راہیں دِکھائیں گے۔ اور یہ بھی اِرشاد فرمادیا کہ جو کوئی نیک عمل کرے گا اُس کا اُسی کو فائدہ ہوگا جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کے اَعمال سے بے نیاز ہے۔

(ii) وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ○ (العنکبوت:۶) ''اور جو (اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں) کوشش کرے تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے۔ بے شک اللہ (جل جلالہ) بے پرواہ ہے' سارے جہانوں سے''۔ اِس کوشش میں تمام بدنی' مالی عبادات داخل ہیں۔

(iii) وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ ... (الحج:۷۸) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اُس نے تمہیں پسند کیا ہے''۔ یعنی اپنے نفس بُرے ساتھیوں بُری اَولاد سے جہاد کرو یہ کہ اُنہیں راہ راست پر لاؤ اور کفار سے جہاد کرو اِخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ جس میں ریا کاری اور محض ملک گیری کی نیت نہ ہو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ عظیم ہے: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ [۱] ''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے''۔ (جاری ہے)

[۱] ترندی حدیث نمبر ۱۶۲۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۴' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۶۳۔